ابرار عبدالسلام☆

جامعات میں اردو تحقیق مرتّبہ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی: تحقیق و تجزیہ

A critical analysis of Rafiuddin Hashmi's book 'Urdu Research at Universities'
By *Abrar Abdus Salam, Associate Prof. Department of Urdu, Govt, Degree College, Multan.*

Dr Rafiuddin Hashmi is a very well-known scholar. His book 'Jamia'at mein Urdu Tehqeeq' (Urdu Research at Universities) has been acclaimed as a remarkable work for the guidance of research scholars and students alike. Hashmi Sahib's book is a pioneering work that enlists thousands of dissertations written for PhD /M Phil degrees in Urdu at universities around the world. A labour of love, this book is packed with rare information. This article endeavours to add some information and corrects some errors that have crept into Hashmi Sahib's work. While the author has paid glowing tributes to Hashmi Sahib for his remarkable work, he has added some new data too from which researchers may benefit.

بیسویں صدی کی پاکستانی اردو تحقیق پر نظر ڈالیں تو ایک معروف نام ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی (پ ۱۹۴۲ء) کا نظر آتا ہے۔ ان کی تحقیق کا دائرہ کسی ایک صنف تک محدود نہیں۔ اقبال، ادب، تحقیق، تخلیق اور مذہب ان کے موضوعات کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔ دنیاے ادب کی کثیر شخصیات سے ان کا براہِ راست تعلق رہا ہے۔ ان کے نام جناب مشفق خواجہ، رشید حسن خان، ابن فرید، ڈاکٹر گیان چند جین اور ڈاکٹر مختارالدین آرزو کے خطوط کتابی صورت میں شائع ہو چکے ہیں، ہاشمی صاحب کے خطوط کا ایک مجموعہ مکاتیب رفیع الدین ہاشمی بنام عبدالعزیز ساحرؔ بھی

☆ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، گورنمنٹ کالج، سول لائنز، ملتان

شائع ہو چکا ہے۔انھوں نے تین درجن سے زائد کتب تصنیف و تالیف کیں یا ترتیب دیں، جن میں زیادہ تر کتب اقبال کے موضوع پر ہیں۔ان کے کم و بیش دو سو مقالات و مضامین مختلف رسائل و اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔ان کی تصانیف میں تصانیفِ اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ، اقبالیات: تفہیم و تجزیہ، اقبالیاتی جائزے، انیس سو پچاسی کا اقبالیاتی ادب، انیس سو چھیاسی کا اقبالیاتی ادب، تحقیقِ اقبالیات کے مآخذ، خطوطِ اقبال، علامہ اقبال کی شخصیت اور فن، کتابیاتِ اقبال، اقبال کی طویل نظمیں، اصنافِ ادب، سرور اور فسانۂ عجائب، مضامینِ فرحت اللہ بیگ، سوشلزم اورمذہب، سوشلزم اور جمہوریت، سوشلزم اور تشدد، تذکارِ اورینٹل کالج جامعہ پنجاب اور پوشیدہ تری خاک میں وغیرہ شامل ہیں۔(۱)

پاکستان میں تحقیق و تنقید کو فروغ دینے میں جامعات کا بھی اہم کردار رہا ہے۔ پاکستانی جامعات کو سمت اور رہ نمائی دینے میں یونی ورسٹی گرانٹس کمیشن اہم کردار ادا کرتا رہا ہے۔ یونی ورسٹی گرانٹس کمیشن (UGC) کی جگہ ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) کا قیام عمل میں آیا اور اس کا انتظام ڈاکٹر عطاء الرحمٰن کے حصے میں آیا تو انھوں نے اس ادارے کو ترقی کی راہ پر ڈال دیا۔ مالی وسائل فراہم کیے۔ راہ نمائی فراہم کی اور علم و ادب کے تمام شعبوں میں تحقیق کے دائرے کو وسیع کیا۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن نے اردو کے تحقیقی جرائد کو بھی نئی راہوں سے آشنا کیا۔کمیشن کا ایک کارنامہ دنیائے اردو میں ہونے والی اعلیٰ تعلیم کے سندی موضوعات کی فہرست کو مرتب کروا کے شائع کروانا ہے۔اس کام کا بیڑا معروف محقق ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے اٹھایا۔

اس فہرست کا نام جامعات میں اردو تحقیق ہے۔اس فہرست میں اردو زبان و ادب سے متعلق دنیا کی اکیاسی (۸۱) جامعات کے سندی تحقیقی مقالات کی فہرست پیش کی گئی ہے۔ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے اس فہرست میں ایم۔فل، ڈی۔فل، ایم۔لٹ، پی۔ایچ۔ڈی اور ڈی۔لٹ کے مقالات کی فہرست کو قطرہ قطرہ کر کے نہ صرف اکٹھا کیا ہے بلکہ عرق ریزی اور محنت کے ساتھ ان مقالات کی فہرست کو مختلف موضوعات میں تقسیم کر کے بڑے احسن انداز میں مرتب بھی کیا ہے۔اس فہرست کی تیاری میں ان کے شاگردِ عزیز محمد ایوب اللہ نے ان کا ہاتھ بٹایا ہے۔ بڑی تقطیع کے ۲۹۴ صفحات پر مشتمل یہ فہرست ہائر ایجوکیشن کمیشن، اسلام آباد (پاکستان) کی طرف سے ۲۰۰۸ء میں ۵۰۰ کی تعداد میں شائع ہوئی۔

بڑی تقطیع کے ڈھائی سو صفحات پر مشتمل اس فہرست کا انتساب معروف محقق ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کے نام کیا گیا ہے۔اس فہرست کو مرتب کرنے میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کو ان کے معاون محمد ایوب اللہ کے علاوہ کثیر تعداد میں معاصر اساتذہ، رفقا اور شاگردوں کا تعاون اور مشورے بھی حاصل رہے ہیں۔ یہ فہرست پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔

فہرست کے آخر میں نگراں اساتذہ، کتب و رسائل، شخصیات، اماکن اور متفرق عنوانات و موضوعات کے حوالے سے اشاریے بھی بنائے گئے ہیں۔ اس کام کے مکمل ہونے کے بعد بھی فاضل مرتب کو مزید معلومات اور فہرستیں میسر آتی رہیں، جنھیں مرتب نے ضمیمہ قائم کر کے داخلِ فہرست کر دیا۔ ان مقالات کی تعداد سو ہے۔ آخری صفحے پر تصریحات کے عنوان کے تحت فہرست میں موجود بعض مقامات پر درج ہونے والے مکرر اور مشکوک حوالوں کو قلم زد کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی اس فہرست سے قبل ڈاکٹر سید معین الرحمٰن، ڈاکٹر محمد انصاراللہ، فرحت حسین، جاوید اشرف اور ڈاکٹر سہیل عباس کی فہرستوں کے علاوہ بھی کئی فہرستیں شائع ہو چکی تھیں۔[۲] سندی موضوعات کی یہ فہرستیں مختلف رسائل اور علیحدہ کتابی صورتوں میں شائع ہوئیں۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے مذکورہ فہرستوں کے علاوہ بھی کئی فہرستیں ذاتی کوششوں سے حاصل کیں۔ اس طرح کے کام کرنے والے جانتے ہیں کہ یہ کام جان لیوا ہوتا ہے۔ جامعات سے بالخصوص ہندوستان کی جامعات سے معلومات کا حصول پاکستان میں بہت مشکل ہوتا ہے۔

تقریش کے عنوان کے تحت معروف محقق ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب نے اس فہرست کو اہم اور بڑے کام سے تعبیر کیا ہے[۳] اور یہ وضاحت کی ہے کہ ''اس فہرست کے مطالعے سے یہ بھی معلوم کیا جا سکے گا کہ ایم۔ فل، پی۔ ایچ۔ ڈی کے طالب علم نے کسی دوسرے مقالے سے بغیر حوالے کے مواد وغیرہ اپنے مقالے میں تو استعمال نہیں کر لیا۔ اس فہرست سے یہ بھی معلوم ہو سکے گا کہ اب کن کن موضوعات پر کام کرنے کا راستہ کھلا ہے اور یہ ایسی سہولتیں ہیں جن سے طلبہ، اساتذہ اور ممتحنین سب مستفیض ہو سکیں گے۔''[۴]

ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب کی تقریش کے بعد اس فہرست کا مقدمہ ہے جسے فاضل مؤلف نے بڑی محنت سے تیار کیا ہے۔ مقدمے کے آغاز میں پاکستان میں سندی تحقیق کے آغاز و ارتقا کو بے حد مختصر مگر جامع انداز میں صرف ایک صفحے میں اس طرح سمیٹا گیا ہے کہ تشنگی محسوس نہیں ہوتی، گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔

ایک جامع فہرستِ موضوعات کی ضرورت کے تحت ڈاکٹر صاحب نے ان حقائق میں سے بعض سے پردہ اٹھایا ہے جنھیں بعض مصلحتوں کی خاطر ہماری جامعات کے بہت سے اصحاب نے پردۂ اخفا میں رکھا ہوا ہے۔ فاضل مؤلف کے خیال میں ایک جامع فہرست کی تیاری وقت کی ضرورت ہے اور اس فہرست کی تیاری سے تین طرح کی معلومات کا حصول ہوگا۔ (۱) کن موضوعات پر تحقیق ہو چکی ہے؟ (۲) کون سے موضوعات زیرِ تحقیق ہیں؟ (۳) کون سے موضوعات لائقِ تحقیق ہیں؟۔ یہ تینوں سوالات نہایت اہم اور وقت کی ضرورت ہیں۔ ان سوالات پر اربابِ حل و عقد کو توجہ دینی چاہیے۔ ان کے خیال میں اگر اس حوالے سے توجہ نہیں دی گئی تو مستقبل میں بھی قوم کے وقت، مالی وسائل اور صلاحیتوں کا ضیاع ہوتا رہے گا اور نتیجہ مکھی پر مکھی مارنے کے مترادف ہوگا۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے مقدمے میں بعض اہم سوالات اٹھائے ہیں۔ اربابِ حل وعقد کو اس طرف توجہ دینا چاہیے:

(ا) تسلیم کرنا چاہیے کہ ہمارے تحقیقی مقالات کا مجموعی معیار خاصا دگر گوں ہے۔ اس گراوٹ کی روک تھام کیسے ہو؟ اور پھر معیار کو کیسے بہتر بنایا جائے؟

(ب) مقالات کے ظاہر (حروف، سائز اور فونٹ، سطور کی تعداد اور اُن کے مابین فاصلہ، اقتباس، حوالوں اور کتابیات وغیرہ کے انداز و اسلوب اور مجموعی فارمیٹ) [جسے انگریزی میں Style Sheet اور اردو میں قرطاسِ کار کہتے ہیں] میں کیسے یکسانیت پیدا کی جاسکتی ہے؟

(ج) زندہ شخصیات پر ایم۔ اے کی سطح کے مقالات تو لکھوائے جاتے ہیں مگر ایم۔فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر ایسی تحقیق کا جواز یا عدم جواز؟

(د) مقالات کی تعداد روز افزوں ہے۔ قابلِ غور بات یہ ہے کہ خاطر خواہ راہ نمائی کے لیے باصلاحیت اور نگراں اساتذہ کہاں سے اور کیسے میسر آسکتے ہیں؟

(ہ) مقالات کے لیے 'نئے، مناسب اور موزوں عنوانات نہیں ملتے' اس کا حل کیا ہے؟

(و) تحقیق کاروں کی راہ میں مطبوعہ مآخذ و مصادر کی دستیابی میں موجود رکاوٹیں کیسے دور ہوں؟

(ز) تحقیق کی جدید ترین معاونتیں (AIDS) خصوصاً کمپیوٹر اور انٹرنیٹ سے ہمارے طلبائے تحقیق کیسے استفادہ کریں؟

(ح) جامعات کی دفتری مشکلات، سرخ فیتہ اور بدانتظامی کی مختلف صورتیں بھی، بسااوقات بڑی رکاوٹیں بن جاتی ہیں۔

(ط) سب سے زیادہ تو ایک 'عزمِ صمیم' کی ضرورت ہے اور یہ ایک گہرے 'احساسِ زیاں' کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ ہمارے کاروانِ اساتذہ میں احساسِ زیاں موجود ہے یا نہیں؟[۵]

ہاشمی صاحب نے اردو تحقیق کے گرتے ہوئے معیار کو بہتر بنانے کے لیے چند تجاویز پیش کی ہیں۔ وہ تجاویز درج ذیل ہیں:

(ا) مقالوں کے نگراں اساتذہ کی اہلیت کیا ہونی چاہیے؟ کیا نگراں بننے کے لیے فقط پی۔ایچ۔ڈی ہونا کافی ہے؟ یا متعلقہ موضوع پر بھی کچھ جاننا ضروری ہے؟ کیا نگراں کے لیے محقق ہونا ضروری نہیں؟ کیا نگراں وہ شخص ہوسکتا ہے جس کا اپنا مقالہ بھی ناقابلِ اشاعت قرار دیا گیا ہو؟

(ب) کیا ایسے مقالوں پر ڈگری ملنی چاہیے جنھیں کسی ممتحن نے ناقابلِ اشاعت قرار دیا ہو؟

(ج) ہر تحقیقی مقالے کا ایک نسخہ متعلقہ جامعہ کے کتب خانے میں لازماً موجود ہونا چاہیے مگر ایسا کیوں نہیں ہے؟

(د) مجلسِ تحقیق باقاعدگی کے ساتھ زیرِ تحقیق اور سند یافتہ مقالوں کی فہرست تیار کرا کے اسے شائع کرتی رہے۔ اس

فہرست میں ہندوستانی جامعات کے مقالات بھی شامل ہوں۔

(ہ) مجلسِ تحقیق بحیثیت مجموعی مختلف جامعات میں جاری تحقیقی سرگرمیوں کی نگرانی و راہ نمائی کرے اور جہاں قواعد سے انحراف ہو یا کوئی خرابی یا کوتاہی نظر آئے، اس پر گرفت اور تنبیہ کا اہتمام بھی کرے۔

(و) اگر مجلس، پٹنہ کے معیار و تحقیق نمبر ۲ کے انداز پر، سند یافتہ مقالات کے جائزوں پر تنقیدی تبصروں اور مباحثوں کا اہتمام کر سکے تو اس سے بھی مقالات کا معیار بلند ہوگا۔

(ز) مجلس وقتاً فوقتاً ماہرین کی مدد سے ایم۔فل اور پی۔ایچ۔ڈی کی سطح پر تحقیق کے لیے موزوں موضوعات کی فہرست تیار کرا کے مختلف جامعات کو بھیجے۔شعبوں کے لیے یہ لازم نہ ہوگا کہ وہ صرف انھی موضوعات پر تحقیق کرائیں، یہ فہرست فقط راہ نمائی اور معلومات کے لیے ہوگی۔

(ح) مجلس ایم۔فل یا پی۔ایچ۔ڈی کے مقالات کے مجموعی ظاہری اسلوب، طریقِ اندراج، حوالوں اور حواشی و تعلیقات کی نوعیت و حدود کے تعین اور امور کی معیار بندی پر بھی کچھ نہ کچھ اصول اور ضابطے متعین کرے۔ موجودہ رنگا رنگی کوئی اچھا تاثر پیدا نہیں کرتی۔(۶)

ہاشمی صاحب نے جامعات میں سندی تحقیق کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے جو تجاویز دی ہیں ان پر عمل درآمد کروانے کے لیے ایک جامع نظامِ احتساب پر زور دیا ہے۔ یہ احتساب کون کرے گا؟ اس کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ''ہائر ایجوکیشن کمیشن یا اس کی مقررہ مجلسِ تحقیق کی سطح پر، کسی نہ کسی درجے کا، کسی نہ کسی شکل میں ایک نظامِ احتساب ضرور ہونا چاہیے جس کے ذریعے مستقلاً یہ جائزہ لیا جاتا رہے کہ:

(ا) سند یافتہ مقالوں کا معیار کیا ہے؟ گراف اوپر جا رہا ہے یا نیچے؟

(ب) کیا مقالات میں مقررہ اصولوں اور ضابطوں سے انحراف تو نہیں کیا جا رہا؟

(ج) نگراں اساتذہ کا طریقِ راہ نمائی کیا ہے؟

(د) اگر مقالہ ایک خاص معیار سے کم تر ہے تو ذمے داری کس کی ہے؟ مقالہ نگار کی؟ نگراں کی؟ یا ممتحن کی؟ اگر سب معیار کی پستی کے ذمے دار ہیں تو تناسب کیا ہے؟

(ہ) کسی جامعہ کی انتظامیہ، قواعد سے انحراف تو نہیں کر رہی؟ اس لیے کہ بعض اوقات موضوعاتِ تحقیق کی موزونیت کا فیصلہ انتظامی افسر خود کرنے لگتے ہیں اور بعض اوقات دفتری نااہلی کا ثبوت اس طرح ملتا ہے کہ مقالات جمع ہونے سے اجرائے سند کا فیصلہ ہونے تک کی کارروائی میں دو دو سال صرف ہو جاتے ہیں۔(۷)

فاضل مؤلف کے نزدیک جب تک ایک بے لاگ چھلنی نہ لگائی جائے اور 'رعایتی نمبر' دینے کا سلسلہ بند نہ کیا

جائے، معیار مزید گرتا جائے گا اور اردو والوں کی جگ ہنسائی کا باعث ہوگا۔ اگر ہائر ایجوکیشن اس طرف اقدامات نہیں اٹھائے گی تو گندم نما جو فروشی کا یہ نامختتم عمل چلتا رہے گا اور تحقیق یاجوج ماجوج کی طرح فقط دیوار کو چاٹنے کا ایک لاحاصل عمل بن کر رہ جائے گا۔

اب ہم ہاشمی صاحب کے مرتبہ اس اہم اور وقیع کام پر ایک تحقیقی اور تجزیاتی نظر ڈالیں گے۔ التماس ہے کہ یہ امر پیشِ نظر رہے کہ تحقیق میں کوئی بات حرفِ آخر نہیں ہوتی اور یہاں مقصد انگشت نمائی نہیں بلکہ تحقیق کے طالب علموں کی رہ نمائی کے علاوہ بعض فروگذاشتوں کی طرف بصد ادب واحترام اور نیک نیتی سے اشارہ مطلوب ہے۔

متنی اغلاط

تحقیق میں درست متن کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ معروف محقق قاضی عبدالودود تو متنی نقائص کو ادبی بددیانتی سے تعبیر کیا کرتے تھے۔ ایسے تحقیقی متون جس میں متنی اغلاط راہ پا گئی ہوں ان کا استناد مشکوک ہو جاتا ہے۔ محققین کی یہ کوشش ہونی چاہیے کہ ان کا کام متنی عیوب سے ممکن حد تک پاک ہو۔ ہاشمی صاحب کی مرتبہ اس فہرست کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس فہرست کا متن بہت محنت سے تیار کیا گیا ہے۔ ہزاروں مندرجات کو بڑی احتیاط سے درج کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود کہیں کہیں متنی اغلاط نظر آ ہی جاتی ہیں۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں:

۱۔ نمبر شمار ۵۳۶، شمیم احمد، تدوین دیوان عبدالوہاب بکر د۔ ص ۲۴

مذکورہ عنوان میں تخلص غلط درج ہوا ہے۔ درست تخلص یکرو ہے۔ یہی غلطی اشاریہ بناتے ہوئے بھی دہرادی گئی ہے۔[۸]

۲۔ نمبر شمار ۵۶۷، ترتیب وتدوین کلیات طالب علی خان عیش۔۔۔ص ۲۶

درست نام طالب علی خان عیشی ہے۔

۳۔ نمبر شمار ۲۶۷۰، رفعت سلطانہ، (مولانا) ابوالحسن علی ندوی: حیات اور و علمی خدمات۔۔۔ص ۱۲۹

حیات اور علمی خدمات۔۔۔ چاہیے۔

۴۔ نمبر شمار ۲۳۹۸، ممتاز احمد خان، آزاد کے بعد اردو ناول: اسالیب اور رجحانات۔۔۔ص ۱۱۳

آزادی کے بعد۔۔۔ چاہیے۔

۵۔ نمبر شمار ۳۵۲۲، شیوبربرت ورمن اور ان کی علمی خدمات۔۔۔ص ۱۶۷

شیو برت ورمن۔۔۔ چاہیے۔ پورا نام 'داتا دیال، مہرشی، شیو برت لال ورمن' ہے۔[۹]

۶۔ نمبر شمار ۲۶۶۰، ابرار حسنی گنوری کے کلام کا عروضی و فنی جائزہ۔۔۔ص ۱۲۸
درست نام ابراحسنی گنوری ہے۔

۷۔ نمبر شمار ۴۱۶۳، رعنا رکن الدین، میر محفوظ علی بدایونیکے ادبی کارنامے۔۔۔ص ۱۹۶
میر محفوظ علی بدایونی کے ادبی کارنامے۔۔۔۔ چاہیے۔

۸۔ نمبر شمار ۱۸۶۶، محمد کمال الدین، بیسوی صدی میں اردو قصیدہ نگاری (۱۹۶۵ء تک)۔۔۔ ص ۸۸
بیسویں صدی۔۔۔۔۔ چاہیے۔

اشاریے میں اسقام

اشاریہ سازی ایک مشکل اور وقت طلب کام ہوتا ہے۔ جدید دور میں وقت بہت اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ تحقیق کار کو اپنی تحقیق کے لیے محدود وقت دیا جاتا ہے۔ اسے محدود وقت میں اپنے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا ہوتا ہے۔ تحقیق کار کو کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات درکار ہوتی ہیں۔ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات کے حصول کا ایک ذریعہ اشاریے بھی ہوتے ہیں۔ اشاریے کی مدد سے تحقیق کار اپنی مطلوبہ تفصیل/معلومات کو مختصر وقت میں حاصل کر سکتا ہے اور تحقیق میں استعمال کر سکتا ہے۔ اس سے وقت، محنت اور سرمائے کی بچت ہوتی ہے۔

ہاشمی صاحب کی مدوّنہ اس فہرست کی ایک خوبی یہ ہے کہ فہرست کے آخر میں نگراں اساتذہ، کتب و رسائل، شخصیات، اماکن اور متفرق عنوانات و موضوعات کے حوالے سے اشاریہ مرتب کیا گیا ہے۔ اس اشاریے کی مدد سے بہت کم وقت میں مذکورہ موضوعات میں سے مطلوبہ موضوع کو با آسانی تلاش کیا جا سکتا ہے لیکن ساتھ ہی مقالہ نگاروں کے ناموں کے اشاریے کی کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔ اگر یہ اشاریہ بھی بنا دیا جاتا تو انتہائی مختصر وقت میں یہ معلوم کیا جا سکتا تھا کہ کس شخص نے کس موضوع پر کام کیا ہے۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی صاحب نے اس کتاب کو مرتب کرتے ہوئے بہت محنت سے کام لیا ہے۔ موضوعات کے اندراج کا طریقہ یہ رکھا ہے کہ ہر موضوع کے اندراج میں، مقالہ نگار، نگرانِ مقالہ، موضوع، یونی ورسٹی، سالِ تکمیل اور ماخذ کا حوالہ درج کیا ہے۔ صحتِ متن کے ساتھ مذکورہ تمام باتوں کا خیال رکھنا ایک مشکل کام تھا جسے مرتب نے بڑی حد تک پورا بھی کیا ہے لیکن اس کے باوجود بہت سے موضوعات ایسے نظر آتے ہیں جن میں نگران کا نام درج ہونے سے رہ گیا ہے، بہت سے ایسے ہیں جن میں سالِ تکمیل درج نہیں،[۱۰] کچھ موضوعات ایسے ہیں جن میں ماخذ کا حوالہ درج

نہیں۔[۱۱] یہ ایسے اسقام ہیں جنھیں ان مآخذ سے دور کیا جاسکتا تھا جن سے مرتبِ کتاب نے استفادہ کیا ہے۔اس کی شہادت ہماری زبان کی فائلوں سے نقل کیے گئے مقالات سے حاصل ہوتی ہے۔

مرتّبِ کتاب سے اشاریہ مرتب کرتے ہوئے بعض نام مکرر درج ہو گئے ہیں۔ان میں سے بعض نام تو ایسے ہیں کہ ان کی شناخت باآسانی ہوسکتی تھی۔صرف متعلقہ یونی ورسٹی میں فون کر کے معلومات حاصل کی جاسکتی تھیں۔اگر ایسا نہ بھی کیا جاتا تب بھی یہ اندازہ لگانے میں دقت نہ ہوتی کہ ایک ہی یونی ورسٹی میں ایک ہی نام کے دو استاد شاذ و نادر ہی ہوا کرتے ہیں۔کم از کم پاکستان کی یونی ورسٹیوں کی سطح تک تو یہ معلومات نہایت آسانی سے حاصل کی جاسکتی تھیں۔مکرر اندراجات کی وجہ سے قاری کے لیے کسی ایک شخص اور اس سے متعلق معلومات حاصل کرنا دشوار ہوتا ہے۔ذیل میں ایسے نام درج کیے جاتے ہیں۔ ان میں پاکستان اور پاکستانی جامعات کی سطح پر بعض ایسے نام ہیں جن کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے زیادہ تگ و دو کی ضرورت نہیں تھی۔مثلاً ساجد خان اور محمد ساجد خان، عقیلہ بشیر اور عقیلہ جاوید، عبدالرحمٰن عابد اور قاضی عابد، آصف اعوان اور محمد آصف اعوان، سلطانہ بخش اور سلطانہ بخش محمدی، ریاض احمد اور ریاض احمد ریاض، رشید گریجہ اور رشید احمد گریجہ وغیرہ اور ہندوستان کی سطح پر درج ذیل معروف ناموں کو دیکھیے: انصاراللہ اور محمد انصاراللہ، شاہ عطاء الرحمٰن اور عطاء الرحمٰن کاکوی، کوکب قدر اور مرزا کوکب قدر، مسعود حسن رضوی اور مسعود حسن رضوی ادیب۔

مکرر اندراجات کی ایک وجہ تو یہ بنی کہ فاضل مرتب کو جتنے بھی مآخذ میسر آئے انھوں نے ان کو بنیاد بنا کر ان کے اندراجات کو بعینہٖ اس فہرست میں شامل تو کرلیا لیکن فہرست تیار ہونے کے بعد اس پر گہری تنقیدی نظر نہ ڈال سکے۔اس میں وقت کی کمی آڑے آئی ہو یا دیگر مسائل، اگر ایسا کرلیا جاتا تو بیش تر مکرّر اندراجات سے بچا جاسکتا تھا۔

اس قسم کے اشاریوں کی مدد سے تحقیق کار کو بہت آسانی میسر آتی ہے۔ ہر سطر اور ہر صفحہ دیکھنا نہیں پڑتا۔ اس اشاریے پر ڈاکٹر صاحب اور ان کے معاونین کو داد دیے بغیر نہیں رہا جاسکتا لیکن اس کے باوجود اس اشاریے میں بھی بعض مقامات پر بعض تسامحات نظر بچا کر راہ پا گئی ہیں۔مثال کے طور پر شخصیات کے اشاریے میں ص ۲۳۰ پر کتابوں کے چھے (٦) نام غلطی سے درج ہو گئے ہیں۔اسی طرح ص ۲۳۵ پر اماکن میں ۱۲ شخصیات کے اور شخصیات میں اماکن کے نام درج ہو گئے ہیں۔غالباً یہ غلطی کمپوزر سے سرزد ہوئی ہے، مرتب سے نہیں۔

موضوعات کے اندراج میں تسامحات

اس فہرست میں بعض مقامات پر ایک ہی مقالہ نگار کے ایک ہی ڈگری کے لیے دو عنوانات/موضوعات درج

ہو گئے ہیں۔ معلوم نہیں ہو پاتا کہ کون سا عنوان رموضوع درست ہے اور کون سا غلط؟ مثلاً:

- نمبر شمار ۶۲ کے تحت درج ہے: سعادت علی صدیقی: اودھ میں اردو ادب کا تہذیبی و سماجی پس منظر، دہلی، معیار، ص ۳

  لیکن نمبر شمار ۶۳ کے تحت درج ہے: سعادت علی صدیقی: ۱۹ویں صدی میں اردو کا زندانی ادب، لکھنؤ، ۸۲، نورالحسن ہاشمی، ک، ن ۱۰/ ۹۴ ص ۳

- نمبر شمار ۲۱۸ کے تحت درج ہے: نیّر اقبال: اردوقواعد نویسی کی تاریخ، علی گڑھ ۶۸، معیار، ص ۱۰

  لیکن نمبر شمار ۲۱۹ کے تحت درج ہے: نیّر اقبال: اردو قواعد کی تدوین کے اصول، علی گڑھ، رفتار، ص ۱۰

فہرست میں کچھ موضوعات کے سندی سطح کے حوالے سے بھی غلطیاں دیکھنے میں آتی ہیں۔ مقالہ پی۔ایچ۔ڈی کا ہے لیکن درج ایم۔فل کا ہوا ہے۔ یا مقالہ کسی اور یونی ورسٹی سے ہوا ہے لیکن درج کسی اور یونی ورسٹی کے حصے میں ہو گیا ہے۔ اسی طرح کے تسامحات اس فہرست میں کچھ مقامات پر دیکھنے میں آتے ہیں۔ درج ذیل اندراجات ملاحظہ کیجیے۔

- ہماری زبان کی فہرست کے مطابق: محمّد مجیب: حیات اور ادبی خدمات، اسکالر، مسز صادقہ ذکی، نگراں، پروفیسر گوپی چند نارنگ وضیاء الحسن فاروقی، جامعہ ملیہ (یکم ستمبر ۹۷، ص ۳)

  لیکن: جامعات میں نمبر شمار ۳۹۸۲: (پروفیسر) محمّد مجیب: حیات اور اردو خدمات، اسکالر، صادقہ ذکی، پٹنہ، ۸۰، معیار، ص ۱۸۸

  اسی طرح کی اور مثالیں:

- ہماری زبان: اردو تحقیق میں لکھا ہے: محمّد علی جوہر: حیات اور ادبی و شعری خدمات، اسکالر محمد نظر برنی، نگراں، ضیاء الحسن فاروقی وڈاکٹر عنوان چشتی، جامعہ ملیہ (یکم ستمبر ۹۷، ص ۳)

  مگر: جامعات: نمبر شمار ۳۹۷۴: (مولانا) محمّد علی جوہر: حیات اور ان کے علمی و صحافتی کارنامے، اسکالر، نظر برنی، نگراں، علیم اللہ حالی، مگدھ ۲۰۰۲ء، ص ۱۸۸

- ہماری زبان: آزادی کے بعد اردو شاعری میں مختلف رجحانات و تکنیک، ڈاکٹر شمیم انور، پی۔ایچ۔ڈی، ۱۹۷۸ء (کلکتہ) (۲۲/ جولائی ۹۷ ص ۴)

  مگر: جامعات: نمبر شمار ۱۶۱۷: آزادی کے بعد اردو شاعری میں جدید رجحانات اور تکنیک+، شمیم انور، کلکتہ ۷۷، معیار

- ہماری زبان: نمبر شمار ۶۳۱: (جدید اردو تنقید کے فروغ میں اردو کے نمائندہ) رسائل

کا کردار: اوراق، صریر، آئندہ، ارتقا، تشکیل، اسکالر، سائرہ بانو، نگراں، انوار احمد، ملتان ۲۰۰۴ء، ف زکریا، ص ۲۹

(تصحیح) یہ خاتون ایم۔فل میں راقم کی ہم جماعت تھیں۔ یہ مقالہ ایم۔فل کا ہے لیکن پی۔ایچ۔ڈی کا درج ہوا ہے۔

بعض مقامات پر ایک ہی مقالہ نگار اور اس کے موضوع کو دو مختلف عنوانات (صفحات) کے تحت درج کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر ہارون الرشید کا مقالہ تدوین کی ذیل میں بھی درج ہوا ہے اور شخصیاتِ ادب کی ذیل میں بھی، ندیم اقبال پاشا کا موضوع لسانیات کے عنوان کے تحت بھی درج ہوا ہے اور شخصیاتِ ادب کے عنوان کے تحت بھی، سید ارشد اسلم کا موضوع مکتوب کے عنوان کے تحت بھی درج ہوا ہے اور شخصیاتِ ادب کے عنوان کے تحت بھی، نعیم طاہر کا موضوع مکتوب کے عنوان کے تحت بھی درج ہوا ہے اور ضمیمے میں بھی، طاہر مسعود خان کا موضوع حوالہ جاتی مقالے (اشاریہ، کتابیات، فہرست) کے عنوان کے تحت بھی درج ہوا ہے اور 'رسائل' کے عنوان کے تحت بھی، محمد صدیق کا موضوع تاریخ زبان و ادب: مجموعی مطالعہ کے عنوان کے تحت بھی درج ہوا ہے اور ضمیمے میں بھی۔

مکرّر اندراج

کچھ موضوعات کے اندراجات ساتھ ساتھ، قریب قریب یا ایک ہی عنوان کے تحت مکرر درج ہو گئے ہیں۔ اکثر موضوعات کے اندراجات مختلف عنوانات اور صفحات پر درج ہونے کی وجہ سے نظر میں نہیں آسکے ہوں گے لیکن دو تین مقالہ نگاروں کے موضوعات کا ایک ہی صفحے پر مکرر درج ہونا حیرت انگیز ہے، اکثر مقامات پر مقالہ نگاروں اور موضوعات کے درست متن کے اندراج میں بھی غلطیاں راہ پا گئی ہیں۔ دو چار مقامات پر ایک ہی موضوع ایم۔فل کے تحت بھی درج ہے اور پی ایچ ڈی کے تحت بھی[۱۲] سبکتگین صبا کے تو دونوں مقالات ایم۔فل بھی اور پی ایچ ڈی بھی زیرِ تحقیق ہیں اور ایک ہی یونی ورسٹی سے۔ ایک مقام پر مقالے کو زیرِ تحقیق درج کیا گیا ہے تو دوسری جگہ اس کا سالِ تکمیل درج ہے، ایک جگہ مقالے کا سال تکمیل ۱۹۷۸ء تحریر ہے اور دوسری جگہ ۱۹۷۴، ایک جگہ ۱۹۸۴ء اور دوسری جگہ ۱۹۸۵ء[۱۳] اسی طرح مقالہ نگاروں کے ناموں میں بھی جزوی اختلاف نظر آتا ہے مثلاً محمد شمیم احمد اور شمیم انہونوی، ارشد المسلم اور سید ارشد اسلم، طاہر مسعود خان اور اطہر مسعود خان، وغیرہ۔ خوش معرکہ زیبا کی تدوین کے حوالے سے ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے شمیم انہونوی پر دبے الفاظ میں سخت تنقید کی ہے۔[۱۴] اسی طرح ڈاکٹر معین الرحمٰن صاحب کی تصنیف یونی ورسٹیوں میں اردو تحقیق بھی ہاشمی صاحب کے مآخذ میں سے ایک ہے۔ اس میں بھی اس کتاب کا عنوان، مصنف کا نام، مقام وسنہ اشاعت وغیرہ درج ہے۔[۱۵] اس کے باوجود فہرست میں موضوع کا دوہرا اور متنی اختلاف کے ساتھ درج ہونا حیرت انگیز ہے۔ متنی اختلاف کی یہ صورتیں موضوعات کے اندراج میں بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ کیجیے:

- نمبر شمار ۶۴۷، شفیع احمد عثمانی، (ماہ نامہ) زمانہ کان پور کا اردو ادب کے ارتقا میں حصہ، لکھنؤ، ۷۸، ص ۳۰

مکرّر اندراج: نمبر شمار ۶۴۸، شفیع احمد عثمانی: اردو ادب کے ارتقا میں زمانہ کان پور کا حصہ، لکھنؤ، ۷۴، ص ۳۰

- نمبر شمار ۳۳۳۵، سبکتگین صبا: (جدید اردو ادب کے تناظر میں) رشید احمد صدیقی کے طنزومزاح کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ، کراچی، زت، اسلم فرخی، ف، کراچی، ص ۱۵۴

مکرّر اندراج: نمبر شمار ۳۲۴۳، سبکتگین صبا: (جدید اردو ادب کے تناظر میں) رشید احمد صدیقی کا طنز و مزاح اور تنقیدی جائزہ+ کراچی، زت، اسلم فرخی، ف کراچی ص ۱۵۴

- نمبر شمار ۵۹۲، محمد شمیم احمد، تذکرہ خوش معرکہ زیبا (تدوین وترتیب) لکھنؤ، ۷۱، معیار: ۴، ص ۲۷

مکرّر اندراج: نمبر شمار ۱۴۴۴، شمیم انہونوی، (تذکرہ) خوش معرکہ زیبا [سعادت خان ناصر] لکھنؤ، عبدالاحد خان خلیل، معین، ص ۶۸

- نمبر شمار ۶۱۶، ہارون الرشید، حکیم سید فخر الدین: حیات و کارنامے اور ان کے تذکرۂ ریختہ گویانِ ہند کی تنقیدی تدوین، لکھنؤ ۹۷، معیار، ص ۲۸

مکرّر اندراج: نمبر شمار ۳۱۱۸، ہارون الرشید، حکیم سید فخر الدین: حیات و کارنامے اور ان کے تذکرۂ ریختہ گویانِ ہند کی تنقیدی تدوین، لکھنؤ ۹۷، معیار، ص ۱۴۹

- نمبر شمار ۳۶۵، ندیم اقبال پاشا، اردو لسانیات شناسی میں پروفیسر خلیل صدیقی کا مقام، ملتان، زت، عبدالرؤف شیخ رنعمت الحق، ف زکریا، ص ۱۷

مکرّر اندراج: نمبر شمار ۳۱۶۰، ندیم اقبال پاشا، (اردو لسانیات شناسی میں پروفیسر) خلیل صدیقی کا مقام، ملتان، زت، نعمت الحق، ف زکریا، ص ۱۵۱

- نمبر شمار ۲۵۸۶، ارشد المسلم، سید سلیمان ندوی بحیثیت مکتوب نگار، پٹنہ، ۸۴، معیار، ص ۱۲۳

مکرّر اندراج: نمبر شمار ۳۳۵۷، سید ارشد اسلم، (سید) سلیمان ندوی بحیثیت مکتوب نگار، پٹنہ ۸۵، ممتاز احمد، ب، ر ۷ / ۹۷، ص ۱۵۹

- نمبر شمار ۲۵۹۶، نعیم طاہر، مبارک اردو لائبریری میں خطوط کے مجموعے+ بہاول پور، زت،

عقیلہ شاہین، ف بہاول پور، ص ۱۲۳

مکرّر اندراج: نمبر شمار ضمیمہ ۸۰، محمد نعیم طاہر، مبارک اردو لائبریری میں خطوط کے مجموعے + بہاول پور، ۲۰۰۶ء، عقیلہ شاہین، ف بہاول پور، ص ۲۴۶

- نمبر شمار ۴۴۸، طاہر مسعود خان، نیا دور لکھنؤ کا اشاریہ: ۱۹۰۰ء تا ۲۰۰۱ء، روہیل کھنڈ، جہان اردو ۷/ ۲۰۰۴ء، ص ۲۰

مکرّر اندراج: نمبر شمار ۲۶۷، اطہر مسعود خان، (اشاریہ رسالہ) نیا دور لکھنؤ، ۱۹۵۵ء تا ۲۰۰۱ء، روہیل کھنڈ، حسن احمد نظامی، ب، ر ۵/ ۲۰۰۴ء، ص ۳۱

- نمبر شمار ۴۷۱، محمد صدیق، سنٹرل لائبریری (بہاول پور) میں موجود اردو مخطوطات کا جائزہ + بہاول پور، زت، روشن آرا راؤ، ف بہاول پور، ص ۸

مکرّر اندراج: نمبر شمار ضمیمہ ۰۷، محمد صدیق، سنٹرل لائبریری بہاول پور میں موجود اردو مخطوطات کا جائزہ + بہاول پور، ۲۰۰۶ء، روشن آرا راؤ، ف بہاول پ (کذا)، ص ۲۴۶

- نمبر شمار ۳۲۰۹، داؤد، (علامہ) راشد الخیری اور ان کے خاندان کی ادبی خدمات کا تنقیدی جائزہ، کراچی ۲۰۰۳ء، ابوالخیر کشفی، ف کراچی، ص ۱۵۳

مکرّر اندراج: نمبر شمار ۳۲۱۲، داؤد، (علامہ) راشد الخیری اور ان کے خاندان کی ادبی خدمات کا تنقیدی جائزہ، کراچی، زت، ابوالخیر کشفی، ف کراچی، ص ۱۵۳

- نمبر شمار ۳۳۵۲، زرغونہ کنول، (اردو شعروادب کے فروغ میں مجلہ سویرا اور محمّد) سلیم الرحمان کی خدمات + ملتان ۲۰۰۳ء، ممتاز خان کلیانی، ف زکریا، ص ۱۵۹

مکرّر اندراج: نمبر شمار ۳۹۶۲، زرغونہ کنول، (اردو شعروادب کے فروغ میں مجلہ سویرا اور) محمّد سلیم الرحمان کی خدمات، ملتان ۲۰۰۳ء، ممتاز خان کلیانی، ف زکریا، ص ۱۸۷

- نمبر شمار ۳۶۸۶، محمد انصاراللہ نظر (میر) علی اوسط رشک: حیات اورادبی خدمات، گورکھپور، ۶۶، محمود الٰہی، وز ۱۵/ ۱۱/ ۹۱، ص ۱۷۴

مکرّر اندراج: نمبر شمار ۴۱۶۱، محمد انصار اللہ، میر علی اوسط رشک: حیات اور ادبی خدمات، گورکھپور، محمود الٰہی، ف گورکھپور ص ۱۹۶

ایک آدھ مقام پر بے احتیاطی کی وجہ سے ایک ہی عنوانِ مقالہ دو مقالہ نگاروں سے منسوب ہو گیا ہے۔ مثلاً:

- نمبر شمار ۲۶۸، آمنہ خاتون: تدوین دریاے لطافت، علی گڑھ ۵۲، محمد عزیز، جنید، ص ۲۱
  بارِ دگر: نمبر شمار ۲۸۰، امینہ خاتون: تدوین دریاے لطافت، علی گڑھ، رفتار، ص ۲۲

مذکورہ بالا دونوں ناموں سے یہ نہیں معلوم ہو پاتا کہ مقالہ نگار کا درست نام کیا ہے۔ اصل میں درست نام آمنہ خاتون ہے۔ یہ کلاسیکی اردو تحقیق میں ایک معتبر نام ہے۔ ان کا تعلق بنگلور سے تھا۔ ان کی تصانیف میں انشا کے حریف و حلیف، دکنی اردو، میسور میں اردو وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ امینہ خاتون کے ڈاکٹریٹ کے مقالے کا عنوان اردو میں اسلوبیاتی تنقید ہے۔ یہ مقالہ علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ سے قاضی افضال حسین کی زیرِ نگرانی زیرِ تحقیق تھا۔(۱۶) کم و بیش یہی صورت حال نور الحسن نیّر کاکوروی کی لغت نور اللغات کی تدوین کے حوالے سے پیش آئی۔

- نمبر شمار ۵۰۱، خلیل احمد، نور اللغات (حصہ سوم و چہارم) کی تدوینِ نو مع مقدمہ، ملتان۔ زت، محمد ساجد خان، ص ۲۳
  بارِ دگر: نمبر شمار ۵۰۲، ناصرہ بتول، نور اللغات (حصہ اول و دوم) کی تدوینِ نو مع مقدمہ، ملتان، زت، محمد ساجد خان، ص ۲۳

جب کہ نمبر شمار ۶۰۷ کے تحت نور اللغات (حصہ سوم و چہارم) کو بھی ناصرہ بتول کے کھاتے میں ڈال دیا ہے۔(۱۷) مقالہ نگاروں کے درست موضوعات کی حقیقت یہ ہے کہ نور اللغات حصہ اول و دوم خلیل احمد کے حصے میں آیا تھا اور حصہ سوم و چہارم ناصرہ بتول کے۔(۱۸)

زیرِ تکمیل موضوعات

اس فہرست میں تکمیل شدہ موضوعات کے ساتھ ساتھ زیرِ تکمیل موضوعات کی فہرستیں بھی شامل کی گئی ہیں لیکن صرف پاکستان میں زیرِ تحقیق موضوعات کو فہرست میں شامل کیا گیا۔ اگر اس فہرست میں ہندوستان میں زیرِ تحقیق موضوعات کو بھی شامل کر لیا جاتا تو فہرست میں شامل موضوعات میں بھی اضافہ ہو جاتا اور فہرست میں موجود یہ کمی بھی دور ہو جاتی۔ اس فہرست میں ہماری زبان (نئی دہلی) کی فائل کے حوالے ملتے ہیں۔ ہماری زبان میں زیرِ تحقیق موضوعات کی فہرست بھی شائع ہوتی رہی ہے اور سندی موضوعات پر مختلف کام کرنے والوں کی اپنے موضوع پر کام کرنے اور اس حوالے سے معلومات، مواد اور راہنمائی کی اپیلیں بھی شائع ہوتی رہی ہیں۔ مثال کے طور پر ۸ مئی ۱۹۷۹ء، ۱۵ مئی ۱۹۷۹ء، یکم جون ۱۹۷۹ء، ۱۵ جون ۱۹۷۹ء، ۲۲ جولائی ۱۹۷۹ء، ۸ ستمبر ۱۹۷۹ء میں زیرِ تحقیق موضوعات کی مفصل فہرستیں شائع ہوئی ہیں۔(۱۹) انفرادی طور پر بھی سندی موضوعات پر کام کرنے والے مقالہ نگاروں کی

اپیلیں ہماری زبان کے شماروں میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ راقم الحروف کے پیش نظر ہماری زبان کی تمام فائل نہیں البتہ چند دستیاب شماروں سے اس کا ثبوت پیش کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر ۲۲/مارچ ۱۹۶۵ء کے شمارہ، ص ۴ پر سعیدہ سلمیٰ کی اپیل شائع ہوئی۔ یہ ڈاکٹر گیان چند جین کی نگرانی میں مضطر خیر آبادی پر وکرم یونی ورسٹی، اجین سے ڈاکٹریٹ کا مقالہ تحریر کر رہی تھیں۔ ہماری زبان ۸/نومبر ۱۹۹۳ء، ص ۵ پر دلجیت ورما کی اپیل شائع ہوئی۔ یہ جعفر علی خان اثر لکھنوی کے موضوع پر جموں یونی ورسٹی سے ڈاکٹریٹ کا مقالہ تحریر کر رہے تھے۔ ہماری زبان ۸/جنوری ۱۹۹۴ء کے شمارے میں شہانہ سلطانہ کی اپیل شائع ہوئی۔ یہ علی گڑھ سے آغا حیدر حسن دہلوی کے موضوع پر ایم۔فل کا مقالہ تحریر کر رہی تھیں۔ یہ مثالیں فقط ثبوت کے طور پر پیش کی گئی ہیں۔ چوں کہ راقم الحروف کی دسترس میں ۲۰۰۰ء کے بعد کے شمارے نہیں ہیں، اس لیے ان کی مثالیں پیش کرنے سے قاصر ہوں۔

ہاشمی صاحب بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں۔ وہ ہندوستان میں موجود اپنے دوست احباب، نیاز مندوں اور تعلق داروں سے زیرِ تکمیل موضوعات کی فہرست منگوا سکتے تھے۔ اس فہرست کی تیاری میں جن اصحاب نے تعاون کیا، ان میں ڈاکٹر عبدالحق صاحب نے شعبۂ اردو، دہلی یونی ورسٹی، شعبۂ اردو، جواہر لال نہرو یونی ورسٹی، نئی دہلی، شعبۂ اردو، مہارشی دیانند سرسوتی یونی ورسٹی، اجمیر اور راجستھان یونی ورسٹی، جے پور کی فہرست مہیا کی۔ مہر الٰہی ندیم نے علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کی مطبوعہ فہرست، عبداللہ خاور اور ظہور احمد مخدومی نے اقبال انسٹی ٹیوٹ، کشمیر یونی ورسٹی، سری نگر، کی فہرست، اسلم جمشید پوری نے شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونی ورسٹی، میرٹھ اور احمد سجاد نے شعبۂ اردو، رانچی یونی ورسٹی کی فہرست ارسال کی۔[۲۰] انھی اصحاب سے زیرِ تکمیل موضوعات کی فہرست بھی منگوائی جاسکتی تھی۔ اگرچہ یہ ایک مشکل کام تھا لیکن اگر یہ جوئے شیر بھی نکال لی جاتی تو اس فہرست کو مزید چار چاند لگ جاتے۔

خبروں اور فہرستوں سے استفادہ

ہماری زبان نئی دہلی میں انفرادی طور پر بھی ایسی خبریں شائع ہوتی رہی ہیں جن میں مختلف شخصیات کو پی۔ایچ۔ڈی اور ڈی لٹ وغیرہ کی ڈگری ملنے کی اطلاع دی جاتی تھی۔ ان خبروں سے بھی اس فہرست کی تیاری میں استفادہ کیا جاسکتا تھا۔ ذیل میں چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

۱۔ محمد عارف حسین نے معین احسن جذبی: حیات اور کارنامے کے موضوع پر تحقیقی مقالہ لکھ کر بھاگل پور یونی ورسٹی، بھاگلپور سے نومبر ۱۹۸۷ء میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔[۲۱]

۲۔ پروفیسر نظام الدین ایس گوریکر نے بمبئی یونی ورسٹی سے فارسی کا اثر ہندوستانی زندگی اور ادب پر

ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔[۲۲]

۳۔ ہماری زبان کے مطابق نورالحسن نقوی کو مصحفی: سوانح اور کلام پر دہلی یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری ملی۔[۲۳]

۴۔ خواجہ احمد عباس: مختصر افسانہ نگار کے موضوع پر، سراج الدین حسین بلساوی کو پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض ہوئی۔[۲۴]

۵۔ منٹو کے افسانوں پر فرائڈ کے جنسی نظریے کے اثرات کے موضوع پر پرارشد رضا کو بھاگلپور یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض ہوئی۔ ان کے نگراں ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی تھے۔[۲۵]

ہماری زبان میں شائع ہونے والی خبروں سے بعض ایسی معلومات بھی دستیاب ہوتی ہیں جن کی مدد سے دوسرے مآخذ میں موجود تسامحات یا کمی کو پورا کیا جاسکتا تھا۔ مثال کے طور پر منور حسن نے رام لعل بحیثیت افسانہ گار کے موضوع پر بھاگلپور یونی ورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی ان کے نگران تھے۔ سال تکمیل درج نہیں۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی صاحب نے یہ حوالہ کتاب نما دہلی کے شمارہ ۸ مئی ۲۰۰۱ء سے حاصل کیا۔ ہماری زبان کے شمارہ یکم نومبر ۱۹۹۳ء میں ان تمام معلومات کے ساتھ یہ بھی درج ہے کہ انھیں اسی سال (۱۹۹۳ء) میں ڈگری تفویض ہوئی۔[۲۶] ڈاکٹر تنویر احمد علوی کو کلیاتِ ذوق کی تدوین پر مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ کی طرف سے ڈی لٹ کی ڈگری دی گئی۔ ہاشمی صاحب کی مرتبہ فہرست میں سال کا ذکر نہیں۔ ہماری زبان نئی دہلی کے شمارہ یکم مارچ ۱۹۷۱ء میں خبر شائع ہوئی ہے کہ ۲۰/فروری ۱۹۷۱ء کو ڈاکٹر تنویر احمد علوی کو دیوانِ ذوق جو دوجلدوں میں ہے، کی ترتیب پر ڈی لٹ کی ڈگری دی گئی اور یونی ورسٹی کی آرٹس فیکلٹی میں یہ پہلی ڈگری ہے۔[۲۷] اسی طرح سراج الدین حسین نے خواجہ احمد عباس: مختصر افسانہ نگار کے موضوع پر بمبئی (اب ممبئی) یونی ورسٹی میں ڈاکٹریٹ کا مقالہ جمع کرایا تھا۔ ان کے نگراں کا نام فہرست ص ۱۳۱ پر، اکرام شیخ تحریر ہے۔ جب کہ ہماری زبان، نئی دہلی، شمارہ ۱۵/جنوری ۱۹۹۴ء میں نگران کا نام محمد آدم شیخ تحریر ہے۔[۲۸] یہی نام درست ہے۔

ہندوستان اور پاکستان کی یونی ورسٹیوں میں ہونے والی سندی تحقیق کے متعدد مقالات شائع ہو چکے ہیں اور ان میں سے کثیر تعداد میں دستیاب بھی ہوتے ہیں۔ ایسے مطبوعہ مقالات سے بھی فہرست کی ترتیب میں استفادہ کیا جاسکتا تھا۔ ایسی ہی کتب میں سے چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

۱۔ حکیم فصیح الدین رنج میرٹھی، ڈاکٹر راحت ابرار، بھارت آفسٹ پریس، گلی قاسم جان، دہلی، ۱۹۹۹ء۔ ڈاکٹر راحت ابرار نے یہ مقالہ ڈاکٹر عبدالباری آسی اور شبنم روحانی کی نگرانی میں، ڈاکٹر رام منوہر لوہیا،

اودھ یونی ورسٹی، فیض آباد سے مکمل کیا۔

۲۔ میر غلام علی عشرت بریلوی، ڈاکٹر احمد سجاد، ناشر گہوارۂ ادب، طارق منزل، بریاتو، رانچی، اوّل ۱۹۷۸ء۔ ڈاکٹر احمد سجاد نے یہ مقالہ ڈی لٹ کے لیے پیش کیا تھا۔ انھوں نے میر غلام علی عشرت بریلوی کی داستان سحرالبیان پر مقالہ تحریر کیا۔ ڈاکٹر احمد سجاد رانچی یونی ورسٹی کے شعبۂ اردو میں پروفیسر تھے۔

۳۔ دبستانِ جلال (جلال کے شاگرد اوران کی ادبی خدمات)، ڈاکٹر سید سکندر آغا، انُج پریس لکھنؤ، ۱۹۹۶ء، یہ مقالہ سکندر آغا نے سید نیر مسعود کی زیر نگرانی، لکھنؤ یونی ورسٹی میں جمع کروایا۔

۴۔ گویاؔ اور خاندانِ گویاؔ کی ادبی خدمات ۱۹۲۰ء تک۔ ڈاکٹر ناہید عارف، نامی پریس لکھنؤ، ۱۹۸۹ء، طبع دوم۔ یہ مقالہ ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی کی زیر نگرانی، لکھنؤ یونی ورسٹی سے لکھا گیا۔

نامکمل مقالات

اس فہرست میں درج بہت سے مقالہ نگار ایسے بھی ہیں جنھوں نے اپنے موضوعات پر کام تو شروع کیا لیکن جلد ہی حوصلہ ہار کر اس کام سے ہاتھ جھاڑ بیٹھے۔ اس میں حوصلہ شکن رویے، موضوع کی مشکلات، تساہل پسندی اور زندگی کی بازی ہارنا جیسے عوامل شامل رہے ہیں۔ ایسے مقالہ نگاروں کی ایک طویل فہرست ہے۔ ان میں سے چند مقالہ نگاروں سے راقم بذاتِ خود واقف ہے۔ تین مثالیں ملاحظہ کیجیے:

- نمبر شمار، ۳۶۷۶، محمود الحسن قریشی، (اردو ادب و خطابت کی روایت میں سید) عطاء اللہ شاہ بخاری کی خدمات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ۔۔۔ص ۱۷۴۔ ان صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔ یہ گورنمنٹ کالج، سول لائنز میں (جہاں راقم آج کل درس و تدریس سے وابستہ ہے)، تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔
- نمبر شمار، ۳۹۵۸، ندیم مرتضیٰ جعفری، محمّد خالد اختر کی ادبی خدمات۔۔۔ص ۱۸۷۔ یہ بھی ہمارے دوست تھے۔ ان کا انتقال بھی تقریباً تین سال پیش تر ہو گیا ہے۔ یہ بھی عرصہ پہلے اس موضوع سے ہاتھ جھاڑ بیٹھے تھے۔
- تحقیق کے موضوعات میں ایک موضوع کو ایم۔فل اور دوسرے کو پی۔ایچ۔ڈی کا ظاہر کیا گیا ہے۔ حالاں کہ یہ ان خاتون کا ایم۔فل کا موضوع ہے۔ اس مقالے کی تکمیل کے بعد ہی موصوفہ نے پی۔ایچ۔ڈی کا کام شروع کیا۔ ان کا پی ایچ ڈی کا موضوع اردو کے آغاز و ارتقا کے نظریات نمبر شمار ۳۳۷ ہے۔

ترتیبِ حروفِ تہجی

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی صاحب نے اس فہرست کی تیاری میں بہت محنت صرف کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے سیکڑوں مقالات کے اندراج کے لیے انھیں مختلف موضوعات کی بنا پر مختلف عنوانات قائم کر کے درج کیا ہے۔ ہر عنوان کے تحت درج ہونے والے موضوعات کو حروف تہجی کے لحاظ سے درج کیا ہے۔ لیکن تمام فہرست کے اندراج میں ایک ہی طریقۂ کار نہیں برتا گیا۔ کسی عنوان کے تحت درج ہونے والے مقالہ جات مصنف کے ناموں کی ترتیب سے درج ہوئے اور کہیں موضوعات کی ترتیب سے۔ دونوں ترتیبوں میں حروف تہجی کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ یہ تقسیم قارئین اور استفادہ کرنے والوں کی سہولت اور آسانیاں پیدا کرنے کی غرض سے روا رکھی گئی ہے۔

فہرست سازی کا مقصد استفادہ کرنے والوں کے لیے سہولت اور آسانیاں پیدا کرنا ہوتا ہے تاکہ استفادہ کرنے والا بغیر کسی ذہنی پریشانی اور وقت کے ضیاع کے، کم سے کم وقت میں اور آسانی کے ساتھ اپنا مطلوبہ مواد حاصل کر سکے۔ اگر فہرست ایسا کرنے میں ناکام رہتی ہے تو اس کی ترتیب سوالیہ نشان بن جاتی ہے۔ اگرچہ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی صاحب نے اس فہرست کی تیاری میں بہت محنت صرف کی ہے لیکن اس کے باوجود بعض موضوعات کے اندراجات کچھ اس انداز سے درج ہو گئے ہیں کہ متعلقہ موضوع کو تلاش کرنے میں بڑی کھکیڑ اٹھانا پڑتی ہے۔ مثال میں شخصیاتِ ادب کے عنوان کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔

شخصیات سے متعلق جو جو موضوعات اس فہرست میں درج ہوئے ہیں انھیں حروف تہجی کے لحاظ سے درج ہونا چاہیے تھا لیکن بعض موضوعات کے اندراج میں ایسا نہیں ہو سکا۔ حرف 'د' سے شروع ہونے والے تمام موضوعات کو ایک ہی جگہ درج ہونا چاہیے تھا لیکن دبستانِ آتش، دبستانِ دبیر، دبستانِ ذوق اور دبستانِ صفی کے موضوعات حرف 'آ'، حرف 'د'، حرف 'ذ' اور حرف 'ص' کے تحت درج ہوئے ہیں۔(۲۹) اسی طرح حرف 'خ' سے شروع ہونے والے موضوعات بھی ساتھ ساتھ ہونے چاہییں تھے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ خواجہ حسن نظامی کو حرف 'ح' کی ذیل میں درج کیا ہے جب کہ خواجہ احمد فاروقی کو حرف 'خ' کی ذیل میں(۳۰) مرزا محمد سعید، مرزا ارادت، مرزا مظہر جانِ جاناں، مرزا ظفر الحسن، مرزا مسرت یار خان، مرزا مسیح فطرت، مرزا محمد ہادی رسوا اور مرزا منور کو ایک ساتھ درج کرنے کی بجائے مختلف حروف تہجی کے تحت درج کیا گیا ہے۔(۳۱)

تحریکات و رجحانات اور ذیلی عنوانات کی تقسیم

مرتّبِ فہرست نے فہرست کی تشکیل و تعمیر اور موضوعات کے حوالے سے عنوانات کی تقسیم میں بھی بہت محنت صرف

کی ہے۔ یہ تقسیم مرتب کے وسیع مطالعے اور پختہ تخلیقی اور تنقیدی ذہن کی عکاس ہے۔ اس کی وجہ سے مطلوبہ موضوعات کو تلاش کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ اقبالیات کے حوالے سے تیرہ عنوانات قائم کیے گئے ہیں۔ ان عنوانات کی مدد سے قاری آسانی سے مطلوبہ موضوعات کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کے مفصل عنوانات دیگر موضوعات کے حوالے سے بھی قائم کیے جاتے تو مطلوبہ موضوعات کی تلاش میں مزید آسانی پیدا ہو سکتی تھی۔ اس مؤقف کی وضاحت کے لیے اور طوالت سے بچنے کے لیے صرف ایک مثال پر اکتفا کروں گا۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی صاحب نے اردو زبان و ادب کے حوالے سے تحریکوں کا ایک الگ عنوان قائم کیا ہے۔ اس عنوان کے تحت اردو ادب کی تحریکوں کے تحقیقی و تنقیدی جائزوں / مطالعات / اور رجحانات پر مشتمل موضوعات کو شامل کیا ہے۔ ان موضوعات میں سے چند موضوعات کو بطور مثال پیش کیا جاتا ہے تاکہ راقم الحروف کے مؤقف کو سمجھنے میں آسانی رہے۔ موضوعات یہ ہیں:

- نمبر شمار: ۲۹۴: اردو شاعری: تحریکیں اور رجحانات، حمیدہ بانو، ص ۱۴
- نمبر شمار ۲۹۵: اسلامی ادب کی تحریک: تاریخی اور تجزیاتی مطالعہ، ص ۱۴
- نمبر شمار ۳۰۰: بیسویں صدی میں اردو میں تحریکات و رجحانات کا تنقیدی جائزہ، کوثر فاطمہ، ص ۱۴
- نمبر شمار ۳۰۱: ترقی پسند تحریک کے انتقاد کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، حامد اقبال بٹ، ص ۱۴
- نمبر شمار ۳۰۲: (اردو میں) ترقی پسند ادبی تحریک کا تنقیدی جائزہ+، خلیل الرحمٰن اعظمی، ص ۱۴
- نمبر شمار ۳۰۴: ترقی پسند اردو تحریک اور اردو ناول کا ارتقا، ریاض احمد، ص ۱۴
- نمبر شمار ۳۰۵: ترقی پسند ادبی تحریک اور حلقۂ اربابِ ذوق، ساجد حسین، ص ۱۴
- نمبر شمار ۳۰۶: ترقی پسند تحریک اور اردو شاعری، شمیم انور، ص ۱۴
- نمبر شمار ۳۰۸: ترقی پسند تحریک اور اردو کی افسانوی روایت، سید علی عباس، ص ۱۴
- نمبر شمار ۳۱۱: ترقی پسند تحریک اور اردو افسانہ، نسیمہ بیگم، ص ۱۴
- نمبر شمار ۳۱۴: ترقی پسند تحریک اور اردو نظم، یوسف تقی، ص ۱۵
- نمبر شمار ۳۱۵: حلقۂ اربابِ ذوق کے نامور اہل قلم کی تخلیقات+، سعدیہ شفقت، ص ۱۵
- نمبر شمار ۳۱۶: حلقۂ اربابِ ذوق کی نظم نگاری+، محمد آصف زہری، ص ۱۵
- نمبر شمار ۳۱۷: علی گڑھ تحریک اور تعلیمِ نسواں کا ادبی و سماجیاتی مطالعہ،

مسرت پروین، ص ۱۵

- نمبر شمار:۳۳۱: معاصر تحریکات، شجاع الدین، ص ۱۵

موضوعات کے اندراج میں انتخاب سے کام لیا گیا ہے۔ ان موضوعات کو ملاحظہ کیجیے۔ مرتب نے اردو ادب میں رونما ہونے والی تحریکات، اور رجحانات کو 'تحریکیں' کے عنوانات کے تحت درج کیا ہے، جس سے یہ غلط فہمی پیدا ہوتی ہے کہ تحریکوں اور رجحانات وغیرہ سے متعلق صرف انھی چند موضوعات پر سندی تحقیقات ہوئی ہیں جن کو مرتب نے 'تحریکیں' کے عنوان کے تحت درج کیا ہے حالاں کہ ایسا ہرگز نہیں۔ 'تحریکیں' کے عنوان کی ذیل میں مندرجہ بالا موضوعات کے علاوہ بھی بیسیوں ایسے موضوعات ہیں جو فہرست میں دیگر مختلف عنوانات کی ذیل میں درج کیے گئے ہیں۔ اگر ان عنوانات کی ذیل میں درج شدہ موضوعات کو اسی باب/فصل میں درج کر دیا جاتا تو قارئین کو موضوعات کی تلاش میں دقت نہ پیش آتی۔ اور اس عنوان کے قائم کرنے کا بھرپور جواز بھی بن جاتا۔ ذیل میں شاعری، افسانہ، ناول اور تنقید کے عنوانات (ابواب/فصول) سے چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

- نمبر شمار:۱۵۳۳: اردو شاعری میں اشتراکی رجحانات[بیسویں صدی میں]، اشفاق حسین، ص ۷۳
- نمبر شمار:۱۵۴۰: بیسویں صدی کی اردو شاعری پر وجودیت کے اثرات، افتخار بیگ، ص ۷۳
- نمبر شمار:۱۵۴۵: اردو شاعری میں جدید رجحانات، انور حسین، ص ۷۴
- نمبر شمار:۱۵۶۸: اردو شاعری: رجحانات و تحریکات، حمیدہ محسن، ص ۷۵
- نمبر شمار:۱۵۷۴: اردو شاعری میں جدیدیت کا رجحان: ۱۹۷۰ء تک، خورشید انور، ص ۷۵
- نمبر شمار:۱۵۷۵: جدید اردو شاعری میں وجودی رجحان: ۱۹۶۰ء کے بعد+، خورشید احمد، ص ۷۵
- نمبر شمار:۱۶۰۶: اردو شاعری پر اشتراکیت کے اثرات، شبانہ فاروقی، ص ۷۶
- نمبر شمار:۱۶۸۱: اردو اور کشمیری شاعری میں ترقی پسند رجحانات، محمد رمضان بٹ، ص ۸۰
- نمبر شمار:۱۶۸۶: اردو کی رومانی شاعری کا تنقیدی جائزہ: ۱۹۰۰ء تا ۱۹۵۰ء، ص محمد عارف، ص ۸۰

- نمبر شمار:۱۶۹۸: وجودیت اور اردو شاعری،محمد یوسف شاہ،ص ۸۰
- نمبر شمار:۱۷۰۴: اردو کی تحریکی شاعری،مظفر مہدی،ص ۸۱
- نمبر شمار:۱۷۱۲: رومان اور اردو کے چند رومانی شعرا،مقصود احمد انصاری،ص ۸۱
- نمبر شمار:۱۷۲۲: اردو شاعری پر جدید مصورانہ تحریکوں کے اثرات+،ندیم عالم،ص ۸۲
- نمبر شمار:۱۷۲۳: ہندوستان کی اہم سیاسی و سماجی تحریکات اور اردو شاعری (۱۹۱۴ء تا ۱۹۴۶ء ایک مطالعہ)،نریندناتھ ویرمنی،ص ۸۲
- نمبر شمار:۱۹۱۱: اردو نظم پر ترقی پسند تحریک کے اثرات+،ابرار حسین رحمانی،ص ۹۰
- نمبر شمار:۱۹۲۸: جدید اردو نظم میں وجودیت،شاہین مفتی،ص ۹۱
- نمبر شمار:۱۹۳۸: نظم: مجموعی اردو نظم میں علامت نگاری۶۵ء تک،غلام مصطفیٰ صدیقی، ص ۹۱
- نمبر شمار:۲۰۷۰: ترقی پسند اردو تحریک اور اردو افسانہ+،اختر جاوید،ص ۹۸
- نمبر شمار:۲۰۷۴: پاکستانی اردو افسانے پر جدیدیت کے اثرات،ارم سلیم،ص ۹۹
- نمبر شمار:۲۰۸۹: اردو افسانے پر اشتراکیت کے اثرات،جان محمد خان،ص ۹۹
- نمبر شمار:۲۰۹۲: جدید اردو افسانے میں وجودیت کے اثرات،جمیل اختر،ص ۱۰۰
- نمبر شمار:۲۱۰۵: اردو افسانہ نگاری پر کارل مارکس کے اثرات،ذاکرہ تبسم،ص ۱۰۰
- نمبر شمار:۲۱۱۲: بیسویں صدی میں اردو افسانہ: تحریکات و رجحانات(ہندوستان میں)،رخسانہ سلطانہ،ص ۱۰۰
- نمبر شمار:۲۱۹۰: اردو کے رومانوی افسانے: ایک تنقیدی مطالعہ،مبینہ بیگم،ص ۱۰۴
- نمبر شمار:۲۱۹۱: اردو افسانے میں علامت نگاری،مجید مضمر،ص ۱۰۴
- نمبر شمار:۲۱۹۲: اردو میں رومانوی افسانے کی روایت،ص ۱۰۴
- نمبر شمار:۲۲۰۳: اردو افسانے پر ۲۰ویں صدی کی ادبی تحریکوں اور رجحانات کے اثرات،محمد شفیق،ص ۱۰۵
- نمبر شمار:۲۲۰۷: اردو افسانے میں رومانی رجحانات،محمد عالم خان،ص ۱۰۵
- نمبر شمار:۲۲۹۲: ترقی پسند ادبی تحریک کے زیرِ اثر لکھے جانے والے اردو ناولوں کا

تنقیدی تجزیہ[۱۹۳۶ء تا ۱۹۴۷ء]، انوار عالم،ص ۱۰۹
- نمبر شمار:۲۳۵۴: وجودیت اور اردو ناول، فاخرہ پروین،ص ۱۱۱
- نمبر شمار:۲۳۷۱: اردو ناول پر فکری اور ادبی تحریکوں کے اثرات،گلزار احمد پڈر،ص ۱۱۲
- نمبر شمار:۲۳۶۹: اردو ناول میں تانیثیت[امراؤ جان ادا، ٹیڑھی لکیر اور آنگن کے حوالے سے خصوصی مطالعہ]، کوثر رسول،ص ۱۱۲
- نمبر شمار:۲۴۳۹: اردو کے افسانوی ادب پر وجودیت کے اثرات+، ندیم اشرف،ص ۱۱۶
- نمبر شمار:۲۵۳۸: اردو میں عمرانی تنقید، ضیاء الحسن،ص ۱۲۰
- نمبر شمار:۲۵۵۰: اردو میں اشتراکی تنقید، غنی، ام اے،ص ۱۲۱
- نمبر شمار:۲۵۵۵: ترقی پسند نظری و عملی تنقید، محمد ارشد،ص ۱۲۱
- نمبر شمار:۲۵۶۰: اردو تنقید کا رومانوی دبستان، محمد خان اشرف،ص ۱۲۱
- نمبر شمار:۲۵۶۲: مارکسی تنقید کے اثرات، اردو تنقید پر+، محمد شکیل احمد خان،ص ۱۲۲
- نمبر شمار:۲۵۶۸: اردو میں نفسیاتی تنقید، محمود الحسن رضوی،ص ۱۲۲

کثیر تعداد میں مثالیں اس وجہ سے دی گئی ہیں تا کہ یہ غلط فہمی نہ ہو کہ مندرجہ بالا مسائل صرف چند موضوعات کے حوالے سے ہی پیش آئے ہوں گے۔ کثیر تعداد میں ایسے موضوعات ہیں جنھیں تحریکوں کے عنوان کی ذیل میں درج کیا جا سکتا تھا۔ اگر ایسا کیا جاتا تو قارئین کے لیے سہولت کے امکانات زیادہ پیدا ہو جاتے۔ اور تحریکوں کے عنوان کا جواز بھی فراہم ہو جاتا۔ اور اگر مرتب کے نزدیک مذکورہ بالا موضوعات کا درست مقام افسانہ، ناول اور شاعری میں ہے تو پھر تحریکوں کی ذیل میں درج شدہ موضوعات کو بھی ان کی اصناف کے تحت ہی درج کر دیا جائے اور تحریکوں کا عنوان/فصل ختم کر دی جائے۔ اگر ایسا کرنا مناسب نہ ہو تو پھر ان موضوعات کو دو عنوانات کے تحت درج کر کے مکرّر لکھ دیا جائے تا کہ قارئین کو غلط فہمی نہ رہے۔ اس سے موضوعات میں تکرار تو در آئے گی لیکن موضوعات کی تلاش میں مشکل نہیں ہو گی۔ موضوعات کی تکرار کو زیادہ نہ پھیلایا جائے کیوں کہ اس طرح کتاب کی ضخامت میں اضافہ بھی ہو جائے گا۔

مقالات جو درج نہ ہو سکے

جامعات میں اردو تحقیق' ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی محنت شاقہ کا مظہر ہے۔ انھوں نے بیسیوں کتب، رسائل اور شخصیات سے منگوائی ہوئی فہرستوں کی مدد سے سیکڑوں مقالات کے موضوعات کی فہرست تیار کی لیکن اس فہرست کا بغور

مطالعہ کرنے کے بعد یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ اس کڑی محنت کے باوجود کچھ مآخذ ان کی نظروں سے اوجھل رہے یا جو مآخذ استعمال میں رہے ان سے کماحقہٗ استفادہ نہ کرسکے۔ مثال میں صرف ہماری زبان نئی دہلی کی فائلوں سے تقریباً پونے دوسو ایسے موضوعات کا اندراج کیا جاتا ہے (باقی فہرستوں کی صورتِ حال اسی مثال پر لی جاسکتی ہے) جو فہرست میں درج ہونے سے رہ گئے۔ ان موضوعات کے اندراج میں پہلے موضوع، پھر اسکالر، اس کے بعد نگراں پھر یونی ورسٹی، اس کے بعد ڈگری اور آخر میں مآخذ کی تاریخ اور صفحہ نمبر درج ہے۔ جن موضوعات کے ساتھ کوئی علامت نہیں وہ پی۔ ایچ۔ ڈی کا ہے، جن کے ساتھ D.L ہے وہ ڈی لٹ کا، جن کے ساتھ D.F ہے وہ ڈی فل کا، جن کے ساتھ + ہے وہ ایم۔ فل کا اور جن موضوعات کے ساتھ ز۔ ت تحریر ہے وہ اس سنہ میں زیرِ تحقیق تھے۔ (یہاں ہم نے احتیاطاً دس بارہ ایسے مقالات کی تفصیل پیش نہیں کی جو ملتے جلتے عنوانات یا بعض مثالوں میں ہو بہو عنوان کی شکل میں ہاشمی صاحب کی فہرست میں موجود ہیں، ورنہ یہ فہرست اور طویل ہوتی)۔

۱۔ داستانِ امیر حمزہ کا تحقیقی اور تنقیدی مطالعہ، اسکالر، ڈاکٹر مجاور حسین رضوی (الٰہ آباد)، D.L، (۸ر مئی ۹۷، ص ۳)

۲۔ دبستانِ عشق کی مرثیہ گوئی، اسکالر، جعفر رضا، نگران، ڈاکٹر سید مسیح الزماں، ۱۹۶۷ء، (الٰہ آباد)، D.F (ایضاً)

۳۔ حافظ عبداللہ ان کے ڈرامے اور پیش کش، اسکالر، عبدالحامد، نگراں، ڈاکٹر جعفر رضا، ز۔ ت (الٰہ آباد) (ایضاً)

۴۔ اردو نثر کا ارتقا: ۱۸۵۷-۱۸۰۰ء، اسکالر، غلام ربانی خان، نگراں، ڈاکٹر جعفر رضا، ز۔ ت (الٰہ آباد) (ایضاً)

۵۔ راجندر سنگھ بیدی بحیثیت ناول نگار، اسکالر، سید اسرار حسین، نگراں، ڈاکٹر سید محمد عقیل رضوی، ز۔ ت (الٰہ آباد) (ایضاً)

۶۔ بیسویں صدی کے اردو ناولوں میں شہری زندگی، اسکالر، ناہیدہ نسرین، نگراں، ڈاکٹر سید محمد عقیل رضوی، ز۔ ت (الٰہ آباد) (ایضاً)

۷۔ اردو ناول میں نسوانی کردار: ۱۹۴۷- ۱۹۶۹ء، اسکالر، ریحانہ اختر نقوی، نگراں، ڈاکٹر فردوس فاطمہ نصیر، ز۔ ت (الٰہ آباد) (ایضاً)

۸۔ جاں نثار اختر: حیات اور کارنامے، اسکالر محمد اختر انصاری، نگراں، ڈاکٹر ظل حسنین، ز۔ ت (الٰہ آباد) (ایضاً)

۹۔ اردو ڈراما: ۱۹۷۵ء-۱۹۴۵ء، اسکالر عبدالقوی، نگراں، ڈاکٹر فردوس فاطمہ نصیر، ز۔ ت (الٰہ آباد) (ایضاً)

۱۰۔ قصہ گل بکاؤلی کا تنقیدی مطالعہ،اسکالر،شمس اللہ،نگراں،ڈاکٹر گیان چند، ز۔ت(الہ آباد)(ایضاً)

۱۱۔ اردو شاعری میں احتجاجی رجحان کا مطالعہ،اسکالر،لیاقت علی صدیقی،نگراں،ڈاکٹر جعفر رضا، ز۔ت(الہ آباد)(ایضاً)

۱۲۔ فرحت اللہ بیگ: حیات اور کارنامے،اسکالر،نیر نسرین،نگران،ڈاکٹر احمد حسن،ز۔ت(الہ آباد)(ایضاً)

۱۳۔ واسوخت کا مطالعہ،اسکالر،شاہینہ رضوی،نگران، ڈاکٹر گیان چند،ز۔ت(الہ آباد)(ایضاً)

۱۴۔ اردو مرثیوں میں ہندوستانی عناصر، اسکالر، محمد عباس، نگران، ڈاکٹر جعفر رضا،ز۔ت(الہ آباد) (ایضاً)

۱۵۔ جدید اردو مرثیہ:۱۹۷۴ء۔۱۹۲۵ء،اسکالر،ارتضیٰ حسین،نگران،ڈاکٹر جعفر رضا،ز۔ت(الہ آباد)(ایضاً)

۱۶۔ دبستانِ انیس کی مرثیہ گوئی،اسکالر،سید محمد مہدی،نگران،ڈاکٹر جعفر رضا،ز۔ت(الہ آباد)(ایضاً)

۱۷۔ اردو میں آپ بیتیاں اور شخصی یادداشتیں،اسکالر،تطہیر سیدہ زیدی،نگران، ڈاکٹر گیان چند، ز۔ت(الہ آباد)(ایضاً)

۱۸۔ اردو مختصر افسانوں میں جنسی رجحانات، اسکالر، اسرار احمد، نگران، ڈاکٹر ظل حسنین، ز۔ت (الہ آباد)(ایضاً)

۱۹۔ مخدوم: حیات اور کارنامے،اسکالر، ہدایت رسول خان،نگران،ڈاکٹر ظل حسنین،ز۔ت(الہ آباد)(ایضاً)

۲۰۔ ڈاکٹر رشید جہاں: حیات اور کارنامے، اسکالر، شاہین فاطمہ،نگران،ڈاکٹر ظل حسنین،ز۔ت (الہ آباد) (ایضاً)

۲۱۔ اردو ڈرامے کا سیاسی اور ثقافتی پس منظر، اسکالر،عظمت اللہ،نگران، ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی۔ ز۔ت، (دہلی)(۱۵رمئی ۹۷ء،ص ۵)

۲۲۔ بچوں کا ادب،اسکالر، نجمہ نقوی،نگران،ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی۔ز۔ت،(دہلی)(ایضاً)

۲۳۔ لکھنؤ کا دبستان شاعری،اسکالر،آسیہ بیگم،نگران، ڈاکٹر تنویر احمد علوی۔ز۔ت،(دہلی)(ایضاً)

۲۴۔ اردو افسانہ کرافٹ اور تکنیک کا مطالعہ: ۱۹۴۷ء تا حال،اسکالر،نزہت ریحانہ،نگران، ڈاکٹر قمر رئیس۔ز۔ت،(دہلی)(ایضاً)

۲۵۔ اردو ہندی ناولوں کا تقابلی مطالعہ،اسکالر،عبدالرب کاردار،نگران،ڈاکٹر قمر رئیس، ز۔ت، (دہلی) (ایضاً)

۲۶۔ دہلی میں اردو نثر کا ارتقا: ۱۷۰۱ء۔ ۱۸۰۰ء تک، اسکالر،شریف الحسن نقوی،نگران، ڈاکٹر فضل الحق، ز۔ت، (دہلی) (ایضاً)

۲۷۔ بیسویں صدی کی اردو، اسکالر، عابد اختر، نگران، ڈاکٹر فضل الحق۔ز۔ت، (دہلی) (ایضاً)

۲۸۔ اردو کا منظوم ڈراما، اسکالر، مسعودہ حیات، نگران، ڈاکٹر ایم۔ یو۔ فریدی۔ ز۔ت، (دہلی) (ایضاً)

۲۹۔ اردو ناولوں میں ہیرو اور ہیروئن کا تصور، اسکالر، غلام الرحمان، نگران، ڈاکٹر قمر رئیس۔ ز۔ت، (دہلی) (ایضاً)

۳۰۔ اردو میں ناولٹ، اسکالر، ناہید اختر، نگران، ڈاکٹر قمر رئیس۔ز۔ت، (دہلی) (ایضاً)

۳۱۔ دیوان انشا: ترتیب و مقدمہ، اسکالر، محمد رفیق، نگران، ڈاکٹر عبدالحق۔ز۔ت، (دہلی) (ایضاً)

۳۲۔ اردو شاعری میں ترقی پسند تحریک کا اثر، اسکالر، نفیسہ بیگم، نگران، ڈاکٹر قمر رئیس۔ ز۔ت، (دہلی) (ایضاً)

۳۳۔ دیاشنکرنسیم: حیات و تصانیف، اسکالر، نسیم احمد عباسی، نگران، ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی۔ ز۔ت، (دہلی) (ایضاً)

۳۴۔ اردو ادب میں ثقافتی اور سیاسی تحریکات کا اثر، اسکالر، عبدالعزیز، نگران، ڈاکٹر قمر رئیس۔ ز۔ت، (دہلی) (ایضاً)

۳۵۔ حامد حسن قادری بحیثیت ادبی مؤرخ، اسکالر، آصفہ بیگم چشتی، نگران، پروفیسر خواجہ احمد فاروقی۔ ز۔ت، (دہلی) (ایضاً)

۳۶۔ اردو ہجویات کا مطالعہ، اسکالر، اقبال عباس عباسی، نگران، ڈاکٹر عبدالحق۔ز۔ت، (دہلی) (ایضاً)

۳۷۔ راشد الخیری کا تنقیدی مطالعہ، اسکالر، کنیز وارثی، نگران، ڈاکٹر شمیم نکہت۔ز۔ت، (دہلی) (ایضاً)

۳۸۔ اردو افسانوی ادب میں اساطیری عناصر، اسکالر، قیصر بیگم، نگران، ڈاکٹر قمر رئیس۔ ز۔ت، (دہلی) (ایضاً)

۳۹۔ اردو غزل میں رمزیات ۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۰ء تک، اسکالر، ناہید تاج قریشی، نگران، ڈاکٹر صدیق الرحمٰن قدوائی۔ ز۔ت، (دہلی) (ایضاً)

۴۰۔ غزلیات ناسخ: ترتیب و مقدمہ، اسکالر، عبدالحفیظ، نگران، ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی، ز۔ت، (دہلی) (ایضاً)

۴۱۔ اردو شاعری میں سراپا نگاری، اسکالر، ثریا بیگم، نگران، ڈاکٹر قمر رئیس۔ز۔ت، (دہلی) (ایضاً)

۴۲۔ کلیات آتش: ترتیب و مقدمہ و فرہنگ،اسکالر،محمد رضا،نگران،ڈاکٹرفضل الحق،ز۔ت،(دہلی)(ایضاً)

۴۳۔ دہلی میں اردو نثر کا ارتقا:۱۹۰۰ سے ۱۹۴۷ء تک، اسکالر،سید ضمیر حسن،نگران، ڈاکٹر فضل الحق۔ ز۔ت،(دہلی)(ایضاً)

۴۴۔ قرآن شریف کے اردو تراجم،اسکالر،عبداللطیف،نگران،ڈاکٹرظہیراحمد صدیقی۔ز۔ت،(دہلی)(ایضاً)

۴۵۔ اردو زبان میں انگریزی کے دخیل (مستعار) الفاظ، اسکالر، شہاب جعفری،نگران، پروفیسر گوپی چند نارنگ۔ز۔ت،(دہلی)(ایضاً)

۴۶۔ جدید اردو نظم اور یورپی اثرات، اسکالر،حامدی کاشمیری،نگران، پروفیسر عبدالقادر سروری، ۱۹۶۶ء (کشمیر)(یکم جون ۷۹،ص ۴)

۴۷۔ اردو اور کشمیری شاعری میں رومانی رجحانات، اسکالر،محبوبہ پنڈت،نگران، ڈاکٹر حامدی کاشمیری،ز۔ت(کشمیر)(ایضاً)

۴۸۔ اردو ادبی تنقیدمیں اقبال شناسی کا مطالعہ، اسکالر،نذیر احمد بٹ،نگران،ڈاکٹرشکیل الرحمٰن، ز۔ت(کشمیر)(ایضاً)

۴۹۔ کشمیری ادب پر ترقی پسند تحریک کا اثر،اسکالر،مشعل سلطان پوری،نگران،ڈاکٹر حامدی کاشمیری،ز۔ت(کشمیر)(ایضاً)

۵۰۔ اردو رسم الخط کی صوتی اور تہذیبی اہمیت، اسکالر،نذیر احمد ملک،نگران،ڈاکٹر حامدی کاشمیری۔ز۔ت(کشمیر)(ایضاً)

۵۱۔ انیسویں صدی کی اردو نثر میں سماجی طنز، اسکالر،سوہن لال کول،نگران،ڈاکٹر محمد زمان آزردہ،ز۔ت(کشمیر)(ایضاً)

۵۲۔ اودھ میں اردو ادب،اسکالر،ڈاکٹر محمد حسن،۱۹۵۰ء،(لکھنؤ)(۱۵رجون ۷۹،ص ۴)

۵۳۔ اثر لکھنوی: حیات اور شاعری،اسکالر،سید صفدر حسین عابدی،نگران، پروفیسر سید شبیہ الحسن،۔ز۔ت (لکھنؤ)(ایضاً)

۵۴۔ شاہ تراب علی قلندر: حیات اور شاعری،اسکالر، عبدالرب، نگران، پروفیسر نورالحسن ہاشمی۔ ز۔ت(لکھنؤ)(ایضاً)

۵۵۔ انیسویں صدی میں لکھنؤ میں طنزو مزاح کاارتقا، اسکالر،محمد نزہت پاشا،نگران، پروفیسر

نورالحسن ہاشمی۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً ص ۵)

۵۶۔ انیسویں صدی کی اردو شاعری میں اخلاقی شعور، اسکالر، محمد اسلم، نگران، ڈاکٹر شجاعت سندیلوی، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۵۷۔ ڈاکٹر نذیر احمد: حیات اور ادبی خدمات، اسکالر، سید عقیل احمد ہاشمی، نگران، ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۵۸۔ حالی کا تنقیدی نظریہ اور اردو تنقید کے ارتقا میں ان کا حصہ، اسکالر، سید تصویرالحسن عابدی، نگران، ڈاکٹر سید شبیہ الحسن۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۵۹۔ اردو مختصر افسانے کا سماجی اور تہذیبی پس منظر، اسکالر، عزیز فاطمہ، نگران، ڈاکٹر سید شبیہ الحسن۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۶۰۔ لکھنؤ میں اردو غزل ۱۹۱۸ء تا ۱۹۳۹ء، اسکالر، شیریں بیگم رضوی، نگران، ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۶۱۔ اصغر گونڈوی: حیات اور شاعری، اسکالر، صفیہ پروین، نگران، ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۶۲۔ جلال لکھنوی: حیات اور کارنامے، اسکالر، قنبر حسن، نگران، ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۶۳۔ پیارے لال صاحب رشید: حیات اور شاعری، اسکالر، صالحہ خاتون، نگران، ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۶۴۔ شبلی نعمانی: اردو ادب میں ان کی خدمات، اسکالر، قاضی مسعودالحسن عثمانی، نگران، ڈاکٹر ملک زادہ منظور احمد۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۶۵۔ مثنویات میر، اسکالر، جہاں آرا سلیمان، نگران، ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۶۶۔ صفی لکھنوی: حیات اور کارنامے، اسکالر، مرزا محمد مصطفیٰ حسین، نگران، ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۶۷۔ لکھنؤ میں مرثیہ بعد انیس و دبیر، اسکالر، سید علی سجاد عابدی، نگران، ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۶۸۔ شوق قدوائی: حیات اور کارنامے، اسکالر، جلیس فاطمہ علوی، نگران، ڈاکٹر شبیہ الحسن۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۶۹۔ ظریف لکھنوی کی مزاحیہ شاعری کا تنقیدی مطالعہ، اسکالر، جہاں آرا حسن، نگران، ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۷۰۔ آتش کی زندگی اور شاعری کا تنقیدی مطالعہ، اسکالر، نزہت فاطمہ، نگران، ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۷۱۔ میر مونس: حیات اور شاعری، اسکالر، سید محسن رضا عابدی، نگران، ڈاکٹر ملک زادہ منظور احمد۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۷۲۔ انیسویں صدی میں اردو کا زندانی ادب، اسکالر، سعادت علی صدیقی، نگران، ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۷۳۔ اردو غزل میں علامت نگاری، اسکالر، سید انیس اشفاق عابدی، نگران، ڈاکٹر شبیہ الحسن۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۷۴۔ غزلیات سودا کی تنقیدی تدوین، اسکالر، ہاجرہ مشتاق، نگران، ڈاکٹر شبیہ الحسن۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۷۵۔ قلق لکھنوی: حیات اور شاعری، اسکالر، سید حیدر عباس، نگران، ڈاکٹر سید سلیمان حسین۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۷۶۔ تلامذہ ناسخ اور اردو ادب میں ان کا حصہ، اسکالر، قمریاب جیلانی، نگران، ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۷۷۔ بیسویں صدی میں اردو صحافت کا تحریک آزادی میں حصہ، اسکالر، سلمان علی، نگران، ڈاکٹر ملک زادہ منظور احمد۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۷۸۔ انیسویں صدی کے ناولوں میں نسوانی کردار، اسکالر، صغریٰ بیگم نقوی، نگران، ڈاکٹر عبدالاحد خاں خلیل۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۷۹۔ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی: حیات و کارنامے، اسکالر، ابرار احمد، نگران، ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۸۰۔ اردو شاعری کا تنقیدی مطالعہ: ترقی پسند تحریک کے زیرِ اثر،اسکالر،عبدالرشید،نگران، ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۸۱۔ منشی سجاد حسین: حیات و کارنامے، اسکالر، شکیل احمد، نگران، ڈاکٹر سید سلیمان حسین۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۸۲۔ جگت موہن لال رواں:حیات و کارنامے، اسکالر، محمد ظفر عمر قدوائی، نگران، ڈاکٹر سید سلیمان حسین۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۸۳۔ اطہر ہاپوڑی: حیات و شاعری، اسکالر، شاہدہ افضال، نگران، ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۸۴۔ بیسویں صدی میں عملی تنقید، اسکالر، شیو لال ترپاٹھی، نگران، ڈاکٹر ملک زادہ منظور احمد۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۸۵۔ ضیاء احمد بدایونی: حیات اور ادبی خدمات، اسکالر، مسز معین فاطمہ، نگران، ڈاکٹر محمد شکیل احمد صدیقی، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۸۶۔ نواب سید محمّد خان رند: حیات و شاعری، اسکالر، مس رقیہ جعفری، نگران، ڈاکٹر سید سلیمان حسین۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۸۷۔ جرأت: حیات اور شاعری، اسکالر، سید قمر حسین، نگران، پروفیسر نورالحسن ہاشمی۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۸۸۔ مرزا محمد ہادی رسوا کے ناولوں کا تنقیدی مطالعہ: تہذیبی و سماجی سیاق و سباق میں، اسکالر، اقبال رفیق، نگران، ڈاکٹر ملک زادہ منظور احمد۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۸۹۔ کوثر خیر آبادی: حیات و شاعری اور ان کے دیوان کی ترتیب و تحشیہ، اسکالر، مطلوب النسا، نگران، ڈاکٹر محمد شکیل احمد صدیقی۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۹۰۔ حسن رضا حسنؔ بریلوی: حیات و ادبی خدمات، اسکالر، مس نکہت قریشی، نگران، ڈاکٹر محمد شکیل احمد صدیقی۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۹۱۔ دلگیرؔ لکھنوی اور ان کا فن، اسکالر، مسز خورشید زماں، نگران، ڈاکٹر ملک زادہ منظور احمد۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۹۲۔ ہندو پاک کی اردو ناول نگاری کا تقابلی مطالعہ، اسکالر، شہاب الدین قدوائی، نگران، پروفیسر سید شبیہ الحسن۔ ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

۹۳۔ قمر الدین قمرؔ سندیلوی: حیات اور کارنامے، اسکالر، مسز عصمت خان، نگران، ڈاکٹر محمد شکیل احمد صدیقی۔ ز۔ ت (لکھنؤ)(ایضاً)

۹۴۔ سرفراز حسین خبیرؔ لکھنوی: حیات اور کارنامے، اسکالر، سید جعفر مہدی، نگران، ڈاکٹر سلیمان حسین۔ ز۔ ت (لکھنؤ)(ایضاً)

۹۵۔ مرزا مُحمّد رضا خان برقؔ: حیات اور شاعری، اسکالر، محمد حامد، نگران، ڈاکٹر سید سلیمان حسین۔ ز۔ ت (لکھنؤ)(ایضاً)

۹۶۔ مُحمّد بخش مہجورؔ لکھنوی: حیات اور کارنامے، اسکالر، آغا محمد باقر حسین، نگران، ڈاکٹر سید سلیمان حسین۔ ز۔ ت (لکھنؤ)(ایضاً)

۹۷۔ اردو صحافت ۱۹۴۷ء کے بعد، اسکالر، قطب اللہ، نگران، پروفیسر شبیہہ الحسن۔ ز۔ ت (لکھنؤ)(ایضاً)

۹۸۔ مجنوں گورکھپوری: حیات اور ادبی خدمات، اسکالر، خواجہ محمد احمد عتیق الحق فاروقی، نگران، ڈاکٹر ملک زادہ منظور احمد۔ ز۔ ت (لکھنؤ)(ایضاً)

۹۹۔ انیسویں صدی کے اردو ناولوں میں اخلاقی پہلو، اسکالر، مس رابعہ نسیم فاروقی، نگران، ڈاکٹر ملک زادہ منظور احمد۔ ز۔ ت (لکھنؤ)(ایضاً)

۱۰۰۔ مُحمّد عزیز اللہ شاہ عزیزؔ صفی پوری: حیات اور ادبی خدمات، اسکالر، مسز ممتاز جہاں، نگران، ڈاکٹر محمد شکیل احمد صدیقی۔ ز۔ ت (لکھنؤ)(ایضاً)

۱۰۱۔ انیسویں صدی کی اردو شاعری، اسکالر، نسیم اللہ خان، نگران، ڈاکٹر سید محمود الحسن۔ ز۔ ت (لکھنؤ)(ایضاً)

۱۰۲۔ سید فضل رسول واسطی: حیات و کارنامے، اسکالر، مس تسنیم النسا، نگران، ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی۔ ز۔ ت (لکھنؤ)(ایضاً)

۱۰۳۔ شیخ مُحمّد جان شادؔ: حیات اور شاعری، اسکالر، مس تسنیم ریاض، نگران، ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی۔ ز۔ ت (لکھنؤ)(ایضاً)

۱۰۴۔ میر حسین شاہ حقیقت: حیات اور کارنامے، اسکالر، نثار احمد انصاری، نگران، پروفیسر سید شبیہہ الحسن، ز۔ ت (لکھنؤ)(ایضاً)

۱۰۵۔ لکھنؤ کی شاعری میں پیکر تراشی کا تحلیلی و تنقید ی مطالعہ ۱۹۰۰ء تک، اسکالر،

مصباح الاسلام صدیقی،نگران، پروفیسر سید شبیہہ الحسن۔ز۔ت (لکھنؤ)(ایضاً)

۱۰۶۔ لکھنؤ کی شاعری میں ہندوستانی عناصر کے اثرات، اسکالر، شاہ عبدالسلام فاروقی،نگران، پروفیسر سید شبیہہ الحسن۔ز۔ت (لکھنؤ)D.L(ایضاً)

۱۰۷۔ اردو ادب میں رومانیت، اسکالر، ڈاکٹر سید مصباح الاسلام،نگران،ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی، ز۔ت (لکھنؤ)D.L(ایضاً)

۱۰۸۔ اردو فکشن کا مطالعہ تقسیم ہند کے زمانے کے فسادات سے متعلق،اسکالر،محمد اقبال ملک،نگران، ڈاکٹر۔ایس۔ایل۔کالرا(جموں)(۲۲رجون۹۷،ص ۴)

۱۰۹۔ طوائفوں کے متعلق اردو ناول اور افسانوں کا تنقیدی مطالعہ،اسکالر،وی۔پی۔سوری، نگران،ڈاکٹر گیان چند(جموں)(ایضاً)

۱۱۰۔ اردو کا گوجری زبان وادب پر اثر، اسکالر،کرم دین چوپڑا،نگران،ڈاکٹر ایس۔ ایل۔ کالرا۔ (جموں)(ایضاً)

۱۱۱۔ فیض احمد فیض: حیات اور شاعری، اسکالر،وصی احمد،نگران،ڈاکٹر امیر اللہ خان شاہین (میرٹھ) (ایضاً)

۱۱۲۔ اردو افسانے میں متوسط طبقہ،اسکالر،مسعود اختر،نگران، ڈاکٹر امیر اللہ خان شاہین (میرٹھ)(ایضاً)

۱۱۳۔ اردو میں تنقیدی اصطلاحیں،اسکالر،سید اختر الاسلام،نگران، ڈاکٹر امیر اللہ خان شاہین (میرٹھ)(ایضاً)

۱۱۴۔ میر محفوظ علی بدایونی: حیات اور کارنامے، اسکالر، محمد اسلم،نگران، ڈاکٹر امیر اللہ خان شاہین (ایضاً)

۱۱۵۔ انیسویں صدی میں اردو تراجم کا ارتقا، اسکالر، انیس احمد،نگران، ڈاکٹر امیر اللہ خان شاہین (میرٹھ)(ایضاً)

۱۱۶۔ اقبال اور دِن کودنیس چند،اسکالر،ڈاکٹر امیر اللہ خان شاہین،نگران،ڈاکٹر رستوگی (میرٹھ)(ایضاً)

۱۱۷۔ اصغر گونڈوی: حیات اور شاعری،اسکالر،سردار احمد،نگران،ڈاکٹر بشیر بدر (میرٹھ)(ایضاً)

۱۱۸۔ اردو غزل کا ارتقا شمالی ہند میں،اسکالر،خسرو متین خسر،نگران،ڈاکٹر بشیر بدر (میرٹھ)(ایضاً)

۱۱۹۔ آل احمد سرور: شخصیت اور کارنامے،اسکالر، ریحانہ خان،نگران،ڈاکٹر بشیر بدر (میرٹھ)(ایضاً)

۱۲۰۔ پروفیسر شاہدی: حیات و خدمات،اسکالر، عبدالرحمان، نگران،ڈاکٹر ظفر اوگانوی (کلکتہ)

(۲۲؍جولائی۹۷ء،ص ۴)

۱۲۱۔ مجرم عظیم آبادی: حیات وکارنامے مع دیوان کی ترتیب،اسکالر، پروفیسر محمد الیاس،نگران، ڈاکٹر عبدالرؤف (کلکتہ) (ایضاً)

۱۲۲۔ آزادی کے بعد اردو ناول کے مختلف رجحانات، اسکالر،روحی انعام،نگران،ڈاکٹر ظفر اوگانوی (کلکتہ) (ایضاً)

۱۲۳۔ نواب سید مُحمّد اعجاز،بحیثیت طنزنگار،اسکالر، پروفیسر مشتاق احمد،نگران،ڈاکٹر ظفر اوگانوی (کلکتہ) (ایضاً)

۱۲۴۔ وحشت: حیات و خدمات، جمال صدیقی، اسکالر،نگران،ڈاکٹر ظفر اوگانوی (کلکتہ) (ایضاً)

۱۲۵۔ خواجہ حسن نظامی بحیثیت انشا پرداز،اسکالر،محمد انعام الحق،نگران،ڈاکٹر ظفر اوگانوی (کلکتہ) (ایضاً)

۱۲۶۔ واقف دہلوی: حیات و خدمات،اسکالر،سرفراز بیگم،نگران،ڈاکٹر عبدالرؤف (کلکتہ) (ایضاً)

۱۲۷۔ اردو مثنویات میں نسوانی کردار،اسکالر،عذرا رعنا عثمانی،نگران،ڈاکٹر عبدالرؤف (کلکتہ) (ایضاً)

۱۲۸۔ قدرت اللہ قدرت: حیات و خدمات مع ترتیب دیوان، اسکالر، ثریا پروین،نگران،ڈاکٹر عبدالرؤف (کلکتہ) (ایضاً)

۱۲۹۔ غالب کا عہد،اسکالر،طیبہ صدیقہ،نگران،ڈاکٹر عبدالرؤف (کلکتہ) (ایضاً)

۱۳۰۔ محبت خان محبت: حیات و خدمات مع دیوان کی ترتیب، اسکالر،جلیل الدین،نگران، ڈاکٹر عبدالرؤف (کلکتہ) (ایضاً)

۱۳۱۔ واقف بہاری:حیات و خدمات،اسکالر،ارشدی خاتون،نگران،ڈاکٹر عبدالرؤف (کلکتہ) (ایضاً)

۱۳۲۔ اقبال کی شاعری میں ہندوستانی قومیت کے تصورات، اسکالر،فہمیدہ خاتون،نگران، ڈاکٹر عبدالرؤف (کلکتہ) (ایضاً)

۱۳۳۔ راجا اپوریو کرشنا بہادر کنورؔ: ایک مثنوی نگار، اسکالر، ابوبکر جیلانی،نگران، ڈاکٹر ظفر اوگانوی (کلکتہ) (ایضاً)

۱۳۴۔ پریم چند کے ناولوں میں ہم عصر سماج، اسکالر،صالح احمد،نگران،ڈاکٹر ظفر اوگانوی (کلکتہ) (ایضاً)

۱۳۵۔ اردو کے بنگالی ناول نگار،اسکالر،ساجدہ بانو،نگران،ڈاکٹر ظفر اوگانوی (کلکتہ) (ایضاً)

۱۳۶۔ اردو افسانے میں رومانوی تحریک کے اثرات، اسکالر، غلام نبی،نگران، ڈاکٹر ظفر اوگانوی

(کلکتہ) (ایضاً)

۱۳۷۔ پریم چند کے افسانوں میں مقامیت، اسکالر، مظفر احمد، نگران، ڈاکٹر ظفر اوگانوی (کلکتہ) (ایضاً)

۱۳۸۔ رجب علی بیگ سرور، اسکالر، شہناز مصطفیٰ، نگران، ڈاکٹر ظفر اوگانوی (کلکتہ) (ایضاً)

۱۳۹۔ نذیر احمد کے ناولوں کا سیاسی و سماجی مطالعہ، اسکالر، صبا شاہ، نگران، ڈاکٹر ظفر اوگانوی (کلکتہ) (ایضاً)

۱۴۰۔ خلیل علی خان اشک: حیات و خدمات، اسکالر، نصرت جمیل، نگران، ڈاکٹر جاوید نہال (کلکتہ) (ایضاً)

۱۴۱۔ مظہر علی خان ولاؔ: بحیثیت ایک شاعر مع دیوان کی ترتیب، اسکالر، پروفیسر ستار شاہدی، نگران، ڈاکٹر عطا کریم برقؔ (کلکتہ) (ایضاً)

۱۴۲۔ آزادی کے بعد مغربی بنگال میں اردو شاعری، اسکالر، حیدر حسن کاظمی، نگران، ڈاکٹر عطا کریم برقؔ (کلکتہ) (ایضاً)

۱۴۳۔ قاضی عبدالحمیدخاں بحیثیت ایک شاعر مع ترتیب دیوان، اسکالر، وحیدالحق عرشی، نگران، ڈاکٹر ہیرالال چوپڑا (کلکتہ) (ایضاً)

۱۴۴۔ اردو میں نثری نظمیں، اسکالر، رئیس الرحمان، نگران، ڈاکٹر ظفر اوگانوی (کلکتہ) (ایضاً)

۱۴۵۔ بنگال میں اردو صحافت، اسکالر، پروفیسر محمد عباس، نگران، ڈاکٹر جاوید نہال (کلکتہ) (ایضاً)

۱۴۶۔ مخلص مرشد آبادی: حیات و خدمات مع دیوان کی ترتیب، اسکالر، ڈاکٹر عبدالرؤف، ۱۹۷۶ء۔D.L (کلکتہ) (ایضاً)

۱۴۷۔ دبستان وحشت، اسکالر، راز عظیم، ۱۹۷۸ء (کلکتہ) (ایضاً)

۱۴۸۔ اردو کے سکھ شاعروں کا تنقیدی و تحقیقی مطالعہ، اسکالر، زبیدہ بانو نکہت شاہ جہان پوری، نگران، ڈاکٹر عنوان چشتی (۲۲؍اگست ۷۹، ص۱۰)

۱۴۹۔ اردو میں خودنوشت سوانح عمری، اسکالر، وہاج الدین علوی، نگران، ڈاکٹر عنوان چشتی (ایضاً)

۱۵۰۔ ولی کی غزل گوئی کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ، اسکالر، فیروزہ قمر، نگران، ڈاکٹر محمد ذاکر (ایضاً)

۱۵۱۔ اردو میں منظوم ڈراما نگاری، اسکالر، سہیل احمد، نگران، ڈاکٹر عنوان چشتی (ایضاً)

۱۵۲۔ اصغر گونڈوی: فن اور شخصیت، اسکالر، سردار احمد، نگران، ڈاکٹر بشیر بدر (میرٹھ) (۸؍ستمبر ۷۹، ص۳)

۱۵۳۔اردو کی ترقی میں عیسائیوں کا حصہ، اسکالر، ڈاکٹر جان جوزف، نگران،ڈاکٹر ابواللیث صدیقی (۲۲رمئی ۷۹ء،ص ۴)

۱۵۴۔اردو میں خودنوشت سوانح عمریاں،اسکالر،خورشید خاور،نگران،ڈاکٹر ابواللیث صدیقی (ایضاً)

۱۵۵۔اردو اور پنجابی کے لسانی روابط،اسکالر،خیر فاروقی،نگران،ڈاکٹر ابواللیث صدیقی (ایضاً)

۱۵۶۔اردو میں قانونی ادب،اسکالر، رفیق یار خان یوسفی،نگران،ڈاکٹر ابواللیث صدیقی (ایضاً)

۱۵۷۔اردو شاعری پر فارسی شاعری کے اثرات،اسکالر،ڈاکٹر ضیا،نگران،ڈاکٹر ابواللیث صدیقی (ایضاً)

۱۵۸۔اردو ناول میں ہیرو کاکردار: سیاسی و سماجی پس منظر میں، اسکالر، محمد فاضل، نگران، پروفیسر گوپی چند نارنگ (یکم ستمبر ۷۹،ص ۳)

۱۵۹۔ انیسویں صدی عیسوی میں دہلی کی اردو صحافت، اسکالر، راشد سہسوانی،نگران، ڈاکٹر عنوان چشتی (ایضاً)

۱۶۰۔ جدید نظم نگاری کی تنقیدی تاریخ: ۱۸۷۴ء سے ۱۹۱۴ء تک،اسکالر،جمیل احمد،نگران، ڈاکٹر عنوان چشتی (ایضاً)

۱۶۱۔ تدوین دیوان آصف الدولہ مع تحقیقی وتنقیدی مقدمہ، اسکالر، بلجیت سنگھ مطیر،نگران، گوپی چند نارنگ وجناب مالک رام (ایضاً)

۱۶۲۔ ڈاکٹر یوسف حسین خان: حیات اور ادبی خدمات، اسکالر، عائشہ صدیقہ عباسی،نگران، پروفیسر گوپی چند نارنگ، (ایضاً)

۱۶۳۔ دہلی میں اردو صحافت: ۱۹۰۱ء تا ۱۹۴۷ء، اسکالر، راج نرائن راز،نگران، پروفیسر گوپی چند نارنگ (ایضاً)

۱۶۴۔ ڈاکٹر اعجاز حسین: حیات اور ادبی خدمات،اسکالر،زیبا احمد،نگران، ڈاکٹر مظفر حنفی (ایضاً)

۱۶۵۔ اردو ادب پر عربی ادب کے اثرات،اسکالر،محمد عبدالوحید،نگران، پروفیسر گوپی چند نارنگ(ایضاً)

۱۶۶۔ احسن مارہروی: حیات اور ادبی خدمات،اسکالر،منظور احمد قاسمی،نگران، ڈاکٹر عنوان چشتی (ایضاً)

۱۶۷۔ اردو کی علمی نثر(۱۸۵۷ء تا ۱۹۱۴ء)،اسکالر،شمامہ بلال،نگران، ڈاکٹر شمیم حنفی (ایضاً)

۱۶۸۔ جدوجہد آزادی میں اردو فکشن کا حصہ،اسکالر،سید امان الرحمٰن،نگران، ڈاکٹر مظفر حنفی (ایضاً)

۱۶۹۔ علی گڑھ تحریک کی ادبی خدمات،اسکالر،معراج الدین،نگران، ڈاکٹر شمیم حنفی (ایضاً)

۱۷۰۔ حلقہ اودھ پنچ: آثار و افکار، اسکالر، مسز شاہدہ صدیقی، نگران، ڈاکٹر محمد ذاکر (ایضاً)
۱۷۱۔ ریاست ٹونک میں اردو شعروادب، اسکالر، خالد محمود، نگران، ڈاکٹر مظفر حنفی (ایضاً)
۱۷۲۔ اردو میں ہندوؤں کا مذہبی منظوم ادب: تہذیبی و تنقیدی مطالعہ، اسکالر، رنجیت سنگھ یادو، نگران، پروفیسر گوپی چند نارنگ و ڈاکٹر محمد ذاکر (ایضاً)
۱۷۳۔ اردوادب اور خلافت تحریک، اسکالر، راشدہ ظہور، نگران، پروفیسر گوپی چند نارنگ (ایضاً)
۱۷۴۔ شاہد احمد دہلوی: حیات اور خدمات، اسکالر، ابتہاج نبی خان، نگران، ڈاکٹر عظیم الشان صدیقی (ایضاً)

ہماری زبان (دہلی) میں مطبوعہ فہرستوں سے موازنہ

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی صاحب نے جامعات میں اردو تحقیق کی فہرست کو مرتب کرنے کے لیے جن مآخذ کا استعمال کیا ہے، ان میں ایک ہماری زبان نئی دہلی کی فائل بھی ہے۔ ہماری زبان کی فائل میں موجود موضوعات کا موازنہ مرتبہ فہرست سے کیا جائے تو کافی زیادہ متنی اختلافات نظر آتے ہیں۔ یہ موضوعات کی سطح پر بھی ہیں، اور مقالہ نگاروں کے ناموں کی سطح پر بھی۔ یہ متنی اختلاف کیوں پیدا ہوئے؟ اس کی کئی وجوہات ہیں۔ اس کی ایک وجہ نقل درنقل کا رجحان بھی ہے۔ کچھ غلطیاں ان مرتبین سے سرزد ہوئیں جن سے ہاشمی صاحب نے استفادہ کیا۔ کچھ غلطیاں ہاشمی صاحب سے نقل کرنے میں سرزد ہوئیں اور کچھ اغلاط ایسی بھی ہیں جو براہِ راست ہماری زبان کی فائل سے نقل کرنے میں ہوئیں۔ ممکن ہے کچھ غلطیاں کتابت رکمپوزنگ کی بھی ہوں۔ متنی اختلافات اور اغلاط کی مثالیں ذیل میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ ہندوستان کی یونی ورسٹیوں میں ہونے والے مقالات کی سب سے قدیم فہرستیں غالباً ہماری زبان نئی دہلی میں شائع ہوئیں۔ یہ فہرستیں جامعات میں اردو تحقیق کی ترتیب سے کم وبیش ۳۰ سال قبل چھپنا شروع ہوئیں۔ اس لیے مطبوعہ فہرستوں میں سب سے قدیم فہرست شمار کی جاسکتی ہے۔ اس میں شائع ہونے والے مقالہ جات کے متون کو بنیادی سمجھنے میں مضائقہ بھی نہیں ہے۔ لہٰذا ان فہرستوں کا موازنہ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی صاحب کی مرتبہ جامعات میں اردو تحقیق سے کیا جاتا ہے۔ جن ماخذ سے پہلے ہماری زبان تحریر ہے وہ ہماری زبان میں شائع شدہ متن ہے اور جن کے شروع میں 'جامعات' درج ہے وہ جامعات میں اردو تحقیق مرتبہ رفیع الدین ہاشمی سے ماخوذ ہے۔

ہماری زبان: اردو شاعری پر مذہب کا اثر، اسکالر، اسکالر، ڈاکٹر اعجاز حسین، نگران، پروفیسر سید محمد ضامن علی،

۱۹۴۶ء۔D.L تکمیل شدہ (الہ آباد) (۸رمئی ۷۹ ص ۳)

جامعات: اردو شاعری پر مذہب کے اثرات D،اعجاز حسین، سید، محمد ضامن علی، الہ آباد ۴۶

ہماری زبان: اردو ناول کے سماجی محرکات، اسکالر، ڈاکٹر سید محمد عقیل رضوی۔D.L ز۔ت (الہ آباد) (ایضاً)

جامعات: اردو ناول میں سماجی محرکات D محمد عقیل رضوی، الہ آباد، ہماری زبان ۸ مئی ۱۹۷۹ء

ہماری زبان: پریم چند کی زندگی اور ناولوں پر گاندھیائی اثرات،اسکالر،ڈاکٹر احمد حسن۔D.L ز۔ت (الہ آباد) (ایضاً)

جامعات: پریم چند کی زندگی اور ناولوں پر گاندھیائی اثرات،D،احمد حسین، الہ آباد، معیار

ہماری زبان: اقبال کا فلسفۂ خودی اور اس کا مقصد،اسکالر، آصف جاہ کاروانی،نگران،ڈاکٹر سید اعجاز حسین، ۱۹۵۶ء۔D.F تکمیل شدہ (الہ آباد) (ایضاً)

جامعات: اقبال کا فلسفۂ خودی اور اس کا مقصد، آصف جاہ کامرانی، اعجاز حسین، ۵۶،D.F

ہماری زبان: اردو میں خواتین ناول نگار، ان کے ادبی اور فنی کارنامے،اسکالر،نسیم بانو،نگران، پروفیسر سید احتشام حسین، ۱۹۷۲ء۔D.F تکمیل شدہ (الہ آباد) (ایضاً)

جامعات: اردو میں خواتین کے ادبی اور فنی کارنامے،نسیمہ بانو، الہ آباد ۷۲، معیار

جامعات: اردو میں خواتین ناول نگار، ان کے ادبی اور فنی کارنامے، الہ آباد، احتشام حسین، ہماری زبان، ۱۵ جون ۱۹۷۹ء

ہماری زبان: اردو ناولوں میں خانگی زندگی: ۱۹۷۰۔۱۹۶۹ء، اسکالر،فخر الکریم صدیقی،نگران،ڈاکٹر سید محمد عقیل رضوی (الہ آباد) (ایضاً)

جامعات: اردو ناولوں میں خاندانی زندگی ((۱۹۶۹ء تا ۱۹۷۰ء)،فخر الکریم صدیقی، الہ آباد،

ہماری زبان: مجاز: حیات اور کارنامے،اسکالر،م عیزہ عثمانی،نگران،ڈاکٹر فردوس فاطمہ نصیر (الہ آباد) (ایضاً)

جامعات: مجاز: شخص اور شاعر،م عیزہ عثمانی،ظل حسنین، الہ آباد ۸۰، معین

ہماری زبان: اردو شاعری میں قومی اور وطنی تصور،اسکالر، پروفیسر گوپی چند نارنگ،نگران، پروفیسر خواجہ احمد فاروقی (دہلی) (۱۵رمئی ۷۹ ص ۴)

جامعات: اردو شاعری میں ہندوستانی عناصر، گوپی چند نارنگ،خواجہ احمد فاروقی، دہلی ۵۸، ہماری زبان، ۲۲، اکتوبر ۲۰۰۶ء

ہماری زبان: مومن دہلوی: حیات اورفن، اسکالر، ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی، نگران، پروفیسر خواجہ احمد فاروقی، (دہلی)۔ مطبوعہ (ایضاً)

جامعات: مومن دہلوی: حیات اور شاعری، ظہیر احمد صدیقی، خواجہ احمد فاروقی، دہلی ۶۱، جنید

ہماری زبان: اردو میں طویل نظموں کی روایت، اسکالر، روشن اختر کاظمی، نگران، ڈاکٹر ایم۔یو۔فریدی، ز۔ت (دہلی) (ایضاً ص ۵)

جامعات: اردو میں طویل نظم نگاری کی روایت اور ارتقاء، روشن اختر، فضل امام رضوی، راجستھان، فرحت

ہماری زبان: خطوط غالب کی روشنی میں غالب کا نثری اسلوب، اسکالر، سید ابوالعاصم، نگران، پروفیسر خواجہ احمد فاروقی، ز۔ت (دہلی) (ایضاً)

جامعات: غالب کے مکاتیب کا نثری اسلوب، سید ابوالعاصم، خواجہ احمد فاروقی، دہلی ۷۴، غالب ۹۸

ہماری زبان: اردو ادبی تنقید میں غالب شناسی کا مطالعہ، اسکالر، سُجان کور، نگران، ڈاکٹر شکیل الرحمٰن، (کشمیر، مقالہ داخل ۱۹۷۸ء) (ایضاً)

جامعات: اردو تنقید میں غالب شناسی، سجان کور، شکیل الرحمٰن، کشمیر ۱۹۸۰ء، بازیافت

ہماری زبان: کشمیری غزل پر اردو غزل کے اثرات، اسکالر، محی الدین، نگران، ڈاکٹر شکیل الرحمٰن، ز۔ت (کشمیر) (ایضاً)

جامعات: اردو غزل کے اثرات: کشمیری غزل پر، محی الدین بچھ، کشمیر، معیار

ہماری زبان: داستانی روایت اور اردو ناول، امرناتھ بٹ، نگران، ڈاکٹر شکیل الرحمٰن، ز۔ت (کشمیر) (ایضاً)

جامعات: داستانی روایت اور اردو ناول، امرناتھ بٹ، قدوس جاوید، کشمیر ۱۹۸۴ء، بازیافت

ہماری زبان: فراق گورکھپوری کی شاعری میں ہندوستانی عناصر اسکالر، تسکینہ فاضل، نگران، ڈاکٹر برج کشن ایمہ پریمی، ز۔ت (کشمیر) (ایضاً)

جامعات: فراق کی شاعری میں ہندوستانی عناصر، تسکینہ فاضل، آل احمد سرور، کشمیر ۸۴، ف مخدومی

ہماری زبان: اقبال اور تصوف، اسکالر، غلام نبی حلیم، نگران، ڈاکٹر اسد اللہ کامل، ز۔ت (کشمیر) (ایضاً)

جامعات: اقبال کی شاعری میں تصوف، غلام نبی میر، اسد اللہ کامل، کشمیر ۸۲، کتابیات

ہماری زبان: پریم چند: حیات اور کارنامے، اسکالر، نگران، ڈاکٹر جگت نرائن سیکروال، ۱۹۴۵ء (لکھنؤ) (۱۵؍جون ۷۹ء، ص ۴)

جامعات: پریم چند: حیات اور تخلیقات، جگت نرائن ہیکروال، لکھنؤ ۴۵، معیار

ہماری زبان: چکبست: حیات اور کارنامے، اسکالر، نگران، ڈاکٹر افضال احمد، ۱۹۵۸ء (لکھنؤ) (ایضاً)

جامعات: چکبست: حیات اور کارنامے، افضال احمد، لکھنؤ ۸۸، ہماری زبان ۱۵ جون ۱۹۷۹ء

ہماری زبان: میر انیس کی رزمیہ شاعری، اسکالر، نگران، ڈاکٹر اکبری حیدری، ۱۹۵۹ء (لکھنؤ) مطبوعہ (ایضاً)

جامعات: (میر) انیس کی رزمیہ شاعری، اکبر حیدری، لکھنؤ ۶۹، ہماری زبان ۱۵ جون ۷۹ء

ہماری زبان: ماہ نامہ زمانہ کانپور کا اردو ادب کے ارتقا میں حصہ، اسکالر، ڈاکٹر شفیع احمد عثمانی ۱۹۷۴ء (لکھنؤ) (ایضاً)

جامعات: (ماہ نامہ) زمانہ کانپور کا اردو ادب کے ارتقا میں حصہ، شفیع احمد عثمانی، لکھنؤ ۷۸، ہماری زبان، ۱۵ جون ۷۹ء

جامعات: اردو ادب کے ارتقا میں زمانہ کانپور کا حصہ، شفیع احمد عثمانی، لکھنؤ ۷۴، معیار

ہماری زبان: شاگردان آتش اور اردو شاعری کے ارتقا میں ان کا حصہ، اسکالر، شاہ عبدالسلام فاروقی، ۱۹۷۷ء (لکھنؤ) (ایضاً)

جامعات: (دبستان) آتش، شاہ عبدالسلام، شبیہہ الحسن نونہروی، لکھنؤ ۷۶، معین

ہماری زبان: اٹھارویں صدی میں اردو کی صوفیانہ شاعری، اسکالر، ڈاکٹر شکیل احمد صدیقی، ۱۹۷۴ء۔D.L (لکھنؤ) (ایضاً)

جامعات: اٹھارویں صدی کی صوفیانہ شاعری D، شکیل احمد صدیقی، لکھنؤ، ہماری زبان ۱۵ جون ۷۹

ہماری زبان: اکبر بحیثیت طنزیہ مزاحیہ شاعر، اسکالر، محمد یونس، نگران، ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

جامعات: اکبر بحیثیت طنزیہ مزاحیہ شاعر، سید علی رضا حسینی، لکھنؤ ۵۹، معیار

ہماری زبان: عزیز لکھنوی: حیات اور شاعری، اسکالر، سید مسعود حسن رضوی، نگران، ڈاکٹر شبیہہ الحسن، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً ص ۵)

جامعات: عزیز لکھنوی: حیات اور کارنامے، مسعود حسن رضوی، شبیہہ الحسن نونہروی، لکھنؤ ۸۳، معین

ہماری زبان: نیاز فتح پوری: حیات اور کارنامے، اسکالر، اختر یزداں محسن، نگران، ڈاکٹر شبیہہ الحسن، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

جامعات: نیاز فتح پوری، اختر یزداں محسن، لکھنؤ، معیار

ہماری زبان: اردو غزل میں تخلیقی عمل کا مطالعہ: غالب کے خصوصی حوالے کے ساتھ، اسکالر، غوث محمد خان، نگران، ڈاکٹر شبیہہ الحسن، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

جامعات: (اردو غزل میں تخلیقی عمل کا مطالبہ) غالب کے خصوصی حوالے سے، غوث محمد خان، لکھنؤ، غالب ۹۸

ہماری زبان: غالب کا ادبی شعور: نثری تصانیف کے آئینے میں، اسکالر، کاظم علی خان، نگران، ڈاکٹر ملک زادہ منظور احمد، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

جامعات: غالب کا ادبی شعور: نثری تصانیف کے آئینے میں، کاظم علی خان، ملک زادہ منظور احمد، کان پور، غالب ۹۸

ہماری زبان: ثاقب لکھنوی: حیات اور شاعری، اسکالر، نظر الحسنین، نگران، ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

جامعات: ثاقب لکھنوی: حیات اور کارنامے، نظیر الحسنین خیال لکھنوی، شجاعت علی سندیلوی، لکھنؤ، معین

ہماری زبان: اردو میں خودنوشت سوانح عمریوں کے ارتقا کا تنقیدی جائزہ، اسکالر، صبیحہ انور، نگران، ڈاکٹر شبیہہ الحسن، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

جامعات: اردو میں خودنوشت سوانح حیات، صبیحہ انور، شبیہہ الحسن نونہروی، لکھنؤ، معین

ہماری زبان: حکیم سید فخر الدین خیالی: حیات و کارنامے اور ان کے تذکرۂ ریختہ گویان ہند کی تنقیدی تدوین، اسکالر، ہارون رشید، نگران، ڈاکٹر محمد شکیل احمد صدیقی، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

جامعات: حکیم سید فخر الدین: حیات و کارنامے اور ان کے تذکرۂ ریختہ گویان ہند کی تنقیدی تدوین، ہارون الرشید، لکھنؤ ۹۷، معیار

ہماری زبان: اردو میں تاریخی ناولوں کا ارتقا، اسکالر، نزہت سمیع الزماں، نگران، ڈاکٹر شبیہہ الحسن ہاشمی، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

جامعات: اردو میں تاریخی ناولوں کا ارتقا، نزہت سمیع الزماں، شبیہہ الحسن نونہروی، لکھنؤ، زت، ہماری زبان، ۱۵/جون ۱۹۷۹ء

ہماری زبان: مرزا محمد اوج لکھنوی: حیات و کارنامے، اسکالر، سید سکندر آغا، نگران، ڈاکٹر عبدالاحد خاں خلیل، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

جامعات: (مرزا محمد جعفر) اوج لکھنوی: حیات اور ادبی خدمات، سکندر آغا، عبدالاحد خاں خلیل، لکھنؤ، معین

ہماری زبان: میر ضمیر لکھنوی: حیات اور کارنامے، اسکالر، مس انور جہاں، نگران، ڈاکٹر سید سلیمان حسین، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

جامعات: میر ضمیر لکھنوی: حیات اور کارنامے، انور جہاں، لکھنؤ، معیار

ہماری زبان: سید آغا حسن امانتؔ: حیات و ادبی خدمات، اسکالر، اخلاق حسین عارف، نگران، پروفیسر سید شبیہہ الحسن، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً)

جامعات: (سید) آغا حسن امانت: حیات اور ادبی خدمات، اخلاق حسین عارف، لکھنؤ ۸٦، معیار

ہماری زبان: جعفر علی حسرت: حیات اور شاعری، اسکالر، حبیب اختر، نگران، ڈاکٹر محمد شکیل احمد صدیقی، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً ص ۹)

جامعات: جعفر علی حسرت: حیات اور شاعری، حبیب اختر قریشی، لکھنؤ ۷۷، معیار

ہماری زبان: اردو میں تمثیل نگاری، اسکالر، ڈاکٹر منظر اعظمی، نگران، ڈاکٹر گیان چند جین، ۱۹۷۴ء۔ (جموں)۔ مطبوعہ انجمن ترقیٔ اردو ہند ۱۹۷۷ء (۲۲/جون ۷۹ ص ۴)

جامعات: اردو ادب میں تمثیل نگاری، منظر اعظمی، گیان چند، جموں ۷۴، ہماری زبان ۱۵ جون ۱۹۷۹ء

ہماری زبان: علی عباس حسینی: حیات اور کارنامے، اسکالر، تہمینہ اختر، نگران، ڈاکٹر گیان چند جین (جموں) (ایضاً)

جامعات: علی عباس حسینی: حیات اور ادبی خدمات، تہمینہ اختر، گیان چند، جموں ۷۹، معین

ہماری زبان: اردو کے تصنیفی و تالیفی ادارے، اسکالر، دیویندر کمار، نگران، ڈاکٹر ظہورالدین (جموں) (ایضاً)

جامعات: اردو کے تصنیفی و تالیفی ادارے، دوندر گپتا، جموں، معیار

ہماری زبان: اردو میں خاکہ نگاری کا ارتقاء، اسکالر، محمد اسداللہ وانی، نگران، ڈاکٹر ایس۔ ایل کالرا (جموں) (ایضاً)

جامعات: اردو میں خاکہ نگاری کا ارتقا، محمد اسداللہ وانی، جموں، معیار

ہماری زبان: منور لکھنوی: حیات اور کارنامے، اسکالر، ہنس راج گپتا، نگران، ڈاکٹر منظر اعظمی (جموں) (ایضاً)

جامعات: منور لکھنوی: حیات اور خدمات، ایک تنقیدی مطالعہ، راج سنگھ، جموں، معیار

ہماری زبان: ٹھاکر پونچھی: حیات اور کارنامے، اسکالر، محمد شریف ملک، نگران، ڈاکٹر منظر اعظمی (جموں) (ایضاً)

جامعات: ٹھاکر پونچھی: حیات اور کارنامے، شریف ملک، جموں، معیار

ہماری زبان: لطیف الدین احمد: حیات اور کارنامے، اسکالر، محمد اقبال، نگران، ڈاکٹر منظر اعظمی (جموں) (ایضاً)
جامعات: لطیف الدین احمد: حیات اور کارنامے، اقبال زرگر، جموں ۸۰، معیار
ہماری زبان: عصمت چغتائی بحیثیت قلم کار، اسکالر، یوسف خان، نگران، ڈاکٹر امیر اللہ خان شاہین (میرٹھ) (ایضاً)
جامعات: عصمت چغتائی، یوسف خان مسیحی، امیر اللہ شاہین، میرٹھ، ۷۲، ب، ر۱/۱/۲۰۰۱
ہماری زبان: مرزا فرحت اللہ بیگ: حیات اور کارنامے، اسکالر، خالد حسین خان، نگران، ڈاکٹر امیر اللہ شاہین، ڈاکٹر قمر رئیس (میرٹھ) (ایضاً)
جامعات: (مرزا) فرحت اللہ بیگ: حیات اور کارنامے، خالد حسین خان، بشیر بدر، میرٹھ ۹۱، ب، ر۱/۱/۲۰۰۱
ہماری زبان: کبیر اور اردو، اسکالر، سجاد رضوی، نگران، ڈاکٹر بشیر بدر (میرٹھ) (ایضاً)
جامعات: کبیر داس، محمد سجاد رضوی، بشیر بدر، میرٹھ ۷۹، ب، ر۱/۱/۲۰۰۱
ہماری زبان: واجد علی شاہ کا عہد مٹیا برج، اسکالر، زہرہ ممتاز، نگران، ڈاکٹر عبدالرؤف (کلکتہ) (۲۲/جولائی ۷۹، ص ۴)
جامعات: واجد علی شاہ کا عہد مٹیا برج، زہرہ ممتاز، کلکتہ ۷۹، معیار
ہماری زبان: بینی نرائن جہاں کی ادبی خدمات، اسکالر، سلمیٰ پروین، نگران، ڈاکٹر ظفر اوگانوی (کلکتہ) (ایضاً)
جامعات: بینی نرائن جہاں کے ادبی کارنامے، سلمیٰ پروین، کلکتہ ۷۹، معیار
ہماری زبان: انیسویں صدی میں مغربی بنگال میں اردو زبان و ادب کا ارتقا، اسکالر، ڈاکٹر جاوید نہال، پی۔ایچ۔ڈی، ۱۹۷۳ء (کلکتہ) (ایضاً)
جامعات: انیسویں صدی میں بنگال کا اردو ادب D، جاوید نہال، زبیر صدیقی، کلکتہ ۶۳، معیار
ہماری زبان: آزادی کے بعد اردو شاعری میں مختلف رجحانات و تکنیک، اسکالر، ڈاکٹر شمیم انور، پی۔ایچ۔ڈی، ۱۹۷۸ء (کلکتہ) (ایضاً)
جامعات: آزادی کے بعد اردو شاعری میں جدید رجحانات اور تکنیک+ شمیم انور، کلکتہ ۷۷، معیار
ہماری زبان: اردو افسانے میں عورت کا تصور، اسکالر، صالحہ بیگم، نگران، ڈاکٹر عبید الرحمٰن (۲۲/اگست ۷۹ ص ۱۰)
جامعات: اردو افسانے میں عورت کا تصور، صالحہ بیگم، جامعہ ملیہ، معیار
ہماری زبان: مسعود حسن رضوی ادیب: ادبی رویوں اور تنقیدی و تحقیقی خدمات کا تجزیاتی مطالعہ، اسکالر، وسیم آرا،

نگران، ڈاکٹر شمیم حنفی (ایضاً)

جامعات: (سید) مسعود حسن رضوی ادیب، وسیم آرا، شمیم حنفی، جامعہ ملیہ ۷۸ (مآخذ؟)

ہماری زبان: میکش اکبر آبادی: حیات اور کارنامے، اسکالر، حبیب الرحمٰن نیازی، نگران، ڈاکٹر محمد علی زیدی، (راجستھان) (۸ ستمبر ۷۹ ص ۳)

جامعات: میکش اکبر آبادی: حیات اور خدمات، حبیب الرحمٰن نیازی، راجستھان، ف جے پور

ہماری زبان: راجستھان میں اردو، اسکالر، غوث شریف عارف، نگران، ڈاکٹر فضل امام، (راجستھان) (ایضاً)

جامعات: راجستھان میں اردو، غوث شریف عارف، راجستھان، معیار

ہماری زبان: کرشن چندر: فن اور فکر، اسکالر، محمد شبر، نگران، پروفیسر ڈاکٹر نجم الہدیٰ (مدراس) (ایضاً)

جامعات: کرشن چندر: فکر و فن، محمد شبیر، مدراس، معیار

ہماری زبان: خواجہ حسن نظامی: حیات و تصانیف، اسکالر، انیس الرحمان، نگران، ڈاکٹر شمیم نکہت، ز۔ت (دہلی) (ایضاً)

جامعات: (خواجہ) حسن نظامی: حیات و تصانیف، انیس الرحمٰن، روہیل کھنڈ، معیار

ہماری زبان: سعادت حسن منٹو: حیات اور کارنامے، اسکالر، ڈاکٹر برج کشن ایمہ پریمی، نگران، ڈاکٹر حامدی کاشمیری، ۱۹۷۶ء (کشمیر) (یکم جون ۷۹ ص ۴)

جامعات: منٹو: حیات اور کارنامے، برج پریمی، حامدی کاشمیری، کشمیر ۷۶، بازیافت

ڈاکٹر معین الرحمٰن کی فہرست سے موازنہ

متنی اغلاط کا اندراج صرف ہماری زبان کی فائل سے نقل کرنے میں ہی ظاہر نہیں ہوتا۔ دیگر مآخذ سے استفادہ کرنے میں بھی مرتب جامعات میں اردو تحقیق سے ہوا ہے۔ ان مآخذ میں سے صرف ایک ماخذ کو بطور ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر سید معین الرحمٰن صاحب کی کتاب یونی ورسٹیوں میں اردو تحقیق سے بھی ہاشمی صاحب نے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ ذیل میں معین صاحب کی کتاب اور جامعات میں اردو تحقیق میں معین صاحب کے حوالے سے چند اندراجات کا موازنہ پیش کیا جاتا ہے۔ قوسین میں 'جامعات' سے مراد جامعات میں اردو تحقیق اور 'معین' سے مراد معین الرحمٰن صاحب کی تصنیف یونی ورسٹیوں میں اردو تحقیق ہے:

جامعات: نمبر شمار: ۳۶۳: مسعود حسین خان، اردو زبان کی ابتدا اور تاریخ، علی گڑھ ۴۵، رشید احمد صدیقی،

معین،ص ۱۷۱

معین: ڈاکٹرمسعود حسین خان، اردو زبان کے عہد بہ عہد ارتقا کی تاریخ اور اس کی ابتدا سے متعلق لسانیاتی نظریوں کا جائزہ،حاشیہ ص ۱۵۱

(ایضاً) اردو زبان کی اصل اور اس کا ارتقا، ایضاً ص ۳۴۔ origin and development of Urdu language،بحوالہ گیان چند، حاشیہ ص ۳۴

جامعات: نمبر شمار: ۱۳۱۵: حسن الدین احمد، اردو میں یورپی زبانوں سے شاعری کے ترجموں کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ، جامعہ ملیہ، مسعود حسین/محمد ذاکر، معین/معیار، ص ۶۲

معین: ڈاکٹر حسن الدین احمد، انگریزی شاعری کے منظوم اردو ترجموں کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ،ص ۱۷۹

جامعات: نمبر شمار: ۱۹۱۹: حنیف کیفی، اردو میں نظم معرا اور آزاد نظم، جامعہ ملیہ، گوپی چند نارنگ، معین، ص ۹۰

معین: ڈاکٹر حنیف کیفی، اردو میں نظم معرا اور آزاد نظم: ابتدا سے ۱۹۴۷ء تک،ص ۱۸۳

جامعات: نمبر شمار: ۳۳۷۳: مغنی تبسم، فانی بدایونی: حیات وخدمات اور شاعری کا تنقیدی مطالعہ، عثمانیہ، مسعود حسین خان، معین،ص ۱۷۷

معین: ڈاکٹر مغنی تبسم، فانی بدایونی: حیات شخصیت اور شاعری کا تنقیدی مطالعہ،ص ۱۹۶

جامعات: نمبر شمار: ۲۸۴۰،ابومحمد سحر،(مطالعہ) امیر (مینائی)، آگرہ ۶۳ مسیح الزماں، معین ص ۱۳۶

معین: ڈاکٹر ابومحمد سحر، امیر مینائی، نگران پروفیسر مسیح الزماں، آگرہ، ۱۹۶۳ء، مطبوعہ لکھنؤ ۱۹۶۵ء، ص ۱۹۰

جامعات: نمبر شمار: ۲۸۷۴، سکندر آغا، (مرزا محمد جعفر) اوج لکھنوی: حیات اور ادبی خدمات، لکھنؤ، عبدالاحد خلیل، معین، معین، ص ۱۳۸

معین: ڈاکٹر سید سکندر آغا، مرزا محمد جعفر اوج لکھنوی: حیات اور ادبی کارنامے، نگران ڈاکٹر عبدالاحد خاں خلیل، لکھنؤ، مطبوعہ ۱۹۸۵ء، ص ۱۹۳

جامعات: نمبر شمار: ۲۹۷۹، نظیر الحسنین خیال لکھنوی، ثاقب لکھنوی: حیات اور کارنامے، لکھنؤ، شجاعت علی سندیلوی، معین، ص ۱۴۲

معین: ڈاکٹر نظر الحسنین خیال لکھنوی، ثاقب لکھنوی: حیات اور کارنامے، نگران، ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی، لکھنؤ، مطبوعہ لکھنؤ ستمبر ۱۹۸۴ء، ص ۱۹۶

جامعات: نمبر شمار: ۴۰۶۲، منشاء الرحمٰن، (مطالعہ میر نظام الدین) ممنون دہلوی، ناگ پور ۷۸، خواجہ محمد

حامد، معین، ص ۱۹۲

معین: ڈاکٹر منشاء الرحمٰن خان منشا، مطالعہ میر نظام الدین ممنون دہلوی: حیات، شخصیت اور شاعری، نگران ڈاکٹر خواجہ محمد حامد، ناگ پور، مطبوعہ حیدرآباد دکن، ۱۹۷۲ء، ص ۱۸۵

جامعات: نمبر شمار: ۳۶۹ :نصیر احمد، اردو کی بولیاں اور کرخنداری کا عمرانی لسانیاتی مطالعہ، علی گڑھ، عبدالعظیم، معین، ص ۱۷

معین: مندرجہ بالا عنوان کے حاشیے میں تحریر ہے توضیحی لسانیات کے تحت کرخنداری اردو پر پی۔ ایچ۔ ڈی کے تحقیقی مقالے کا حاصلِ مابعد، حاشیہ ص ۱۵۲

جامعات: نمبر شمار:: خالد اشرف، عزمی دہلوی: حیات و ناول نگاری + دہلی ۸۳، قمر رئیس، معین، ص ۱۷۲

معین: خالد اشرف، عزمی دہلوی: حیات و ناول نگاری، نگران ڈاکٹر قمر رئیس، دہلی، ۱۹۸۳ء، مطبوعہ دہلی ۱۹۸۷ء، ص ۲۰۹۔ اس عنوان کے حاشیے پر تحریر ہے۔ ''قاری سرفراز حسین عزمی پر یہ تحقیقی و تنقیدی کتاب، خالد اشرف کے ایم۔فل کے مقالے ''انیسویں صدی کے اردو ناول میں ارباب نشاط'' (۱۹۸۳ء) کا ذیلی حاصل ہے۔

باہم متصادم معلومات

جامعات میں اردو تحقیق میں بعض موضوعات سے متعلق غلط معلومات بھی درج ہوگئی ہیں یا بعض معلومات بظاہر باہم متصادم ہیں۔ ان کی تصدیق خود فہرست کے مشمولات سے بھی ہوتی ہے اور ہماری زبان کی فائل سے بھی، مثلاً زرغونہ کنول کا ایک موضوع ایم۔فل اور دوسرا پی۔ایچ۔ڈی ظاہر کیا گیا ہے۔ اس میں اول الذکر درست ہے۔ (۳۲) سبکتگین صبا کا ایک موضوع ایم۔فل اور دوسرا پی۔ ایچ۔ڈی تحریر کیا گیا ہے اور دونوں بیک وقت زیرِ تحقیق ہیں۔ ان میں کوئی ایک درست ہوگا۔ ڈاکٹر جاوید نہال کے موضوع انیسویں صدی میں مغربی بنگال میں اردو زبان و ادب کا ارتقا کا موضوع ہماری زبان شمارہ ۲۲ رجولائی ۱۹۷۹ء میں پی۔ایچ۔ڈی تحریر ہے اور ڈگری کی تفویض کا سال ۱۹۷۳ء درج ہے جب کہ فہرست میں 'معیار' کے حوالے سے موضوع کے ایک لفظی اختلاف کے ساتھ اسے ڈی لٹ کا مقالہ تحریر کیا گیا ہے اور سالِ تکمیل یا ڈگری کی تفویض کا سال ۱۹۶۳ء درج ہے جو کسی بھی صورت میں درست نہیں ہو سکتا۔ شمیم انور کا موضوع آزادی کے بعد اردو شاعری میں مختلف رجحانات و تکنیک، ہماری زبان میں پی۔ ایچ۔ڈی کا تحریر ہے اور ڈگری کی تفویض کا سال ۱۹۷۸ء درج ہے جب کہ فہرست میں اس مقالے کو ایم۔فل کا ظاہر کیا گیا ہے اور سالِ تکمیل ۱۹۷۷ء تحریر کیا گیا ہے۔ ایم۔فل کے

ایک سال بعد ہی پی۔ایچ۔ڈی کا مقالہ تحریر کرنا اورڈگری تفویض ہونا قرین قیاس نہیں۔ ہماری زبان ۱۵؍جون ۱۹۷۹ء کے شمارے میں جوفہرست شائع ہوئی ہے اس میں ۴۷ موضوعات ایسے درج ہیں جن کے متعلق تحریر ہے کہ ان موضوعات پر ۱۹۷۸ء تک پی۔ایچ۔ڈی میں کام ہو رہا ہے۔ان میں حسیب احمد کا موضوع جعفر علی حسرت: حیات اور شاعری بھی شامل ہے۔ جب کہ جامعات میں اردو تحقیق میں اسے ۱۹۷۷ء میں ڈگری تفویض شدہ تحریر کیا گیا ہے۔مقالہ نگار کا نام بھی حسیب احمد کی بجائے حبیب احمد تحریر ہے۔ اس نوع کی باہم متصادم معلومات میں سے کچھ مزید ملاحظہ کیجیے:

جامعات: نمبر شمار، ۳۳۵۲،زرغونہ کنول، (اردوشعر و ادب کے فروغ میں مجلّہ سویرا اور محمد) سلیم الرحمٰن کی خدمات+ ملتان ۲۰۰۳ء، ممتاز خان کلیانی، ف زکریا، ص ۱۵۹

جامعات: نمبر شمار، ۳۹۶۲،زرغونہ کنول، (اردوشعروادب کے فروغ میں مجلہ سویرا اور)محمد سلیم الرحمٰن کی خدمات، ملتان ۲۰۰۳ء، ممتاز خان کلیانی، ف زکریا، ص ۱۸۷

جامعات: نمبر شمار، ۳۳۳۵، سبکتگین صبا: (جدید اردو ادب کے تناظر میں) رشید احمد صدیقی کے طنزومزاح کا تحقیقی اورتنقیدی جائزہ، کراچی، زت، اسلم فرخی، ف، کراچی، ص ۱۵۴

جامعات: نمبر شمار، ۳۲۴۳، سبکتگین صبا: (جدید اردو ادب کے تناظر میں) رشید احمد صدیقی کا طنز ومزاح اور تنقیدی جائزہ+ کراچی، زت، اسلم فرخی، ف کراچی ص ۱۵۴

ہماری زبان: مجاز: حیات اور کارنامے، اسکالر، معیزہ عثمانی، نگران، ڈاکٹر فردوس فاطمہ نصیر (الہ آباد) (۸؍مئی ۷۹ء، ص ۴)

جامعات: نمبر شمار: ۳۹۲۱: مجاز: شخص اور شاعر، معیزہ عثمانی، ظل حسنین، الہ آباد ۸۰ء، (معین)

ہماری زبان: داستانی روایت اور اردو ناول، امرناتھ بٹ، نگران، ڈاکٹر شکیل الرحمٰن، ز۔ت (کشمیر) (یکم جون ۷۹ء، ص ۴)

جامعات: نمبر شمار: ۲۲۹۱: داستانی روایت اور اردو ناول، امرناتھ بٹ، قدوس جاوید، کشمیر ۱۹۸۴ء، (بازیافت)

ہماری زبان: انیسویں صدی میں مغربی بنگال میں اردو زبان و ادب کا ارتقاء، ڈاکٹر جاوید نہال، پی۔ایچ۔ڈی، ۱۹۷۳ء (کلکتہ) (۲۲؍جولائی ۱۹۷۹ء، ص ۴)

جامعات: نمبر شمار: ۳۳: انیسویں صدی میں بنگال کا اردوادب D، جاوید نہال، زبیر صدیقی، کلکتہ، ۶۳ء، (معیار)

ہماری زبان: آزادی کے بعد اردو شاعری میں مختلف رجحانات و تکنیک، ڈاکٹر شمیم انور، پی۔ایچ۔ڈی، ۱۹۷۸ء(کلکتہ)(۲۲رجولائی ۹۷ ص ۴)

جامعات: نمبر شمار:۱۶۱۷: آزادی کے بعد اردو شاعری میں جدید رجحانات اور تکنیک+شمیم انور، کلکتہ ۷۷ء، (معیار)

ہماری زبان: جعفر علی حسرت: حیات اور شاعری، حسیب اختر، نگران، ڈاکٹر محمد شکیل احمد صدیقی، ز۔ت (لکھنؤ) (ایضاً ص ۹)

جامعات: نمبر شمار:۲۹۹۱: جعفر علی حسرت: حیات اور شاعری، حبیب اختر قریشی، لکھنؤ ۷۷ء، (معیار)

سالِ اشاعت کی نشان دہی

فہرست کو ترتیب دیتے ہوئے مطبوعہ مقالات کی نشان دہی بھی کردی جاتی تو اس سے فہرست کا معیار مزید بہتر ہوسکتا تھا۔ یہ مشکل کام بھی نہیں تھا۔ ہاشمی صاحب نے جن مآخذ سے استفادہ کیا ہے۔ ان میں مقالات کے مطبوعہ ہونے کی نشان دہی بھی موجود ہے۔ ڈاکٹر معین الرحمٰن کی پوری کتاب مقالات کی اشاعت، مطبع، اور سنہ اشاعت سے پُر ہے۔ سہیل عباس کی تالیف جامعاتی تحقیق میں بھی نشان دہی موجود ہے۔ ہماری زبان نئی دہلی کی فائلوں میں بھی یہ صراحت موجود ہے۔(۳۳)

جامعاتی تحقیق کے بعد کئی کتب ایسی شائع ہوچکی ہیں جن میں یونی ورسٹیوں میں ہونے والی تحقیق کے نئے مآخذ سے استفادہ بھی کیا گیا ہے اور نئی تفصیلات بھی درج ہیں۔ ان میں ہندوستان میں اردو تحقیق، شاہانہ سلطانہ، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی اور تحقیقاتِ اسلامیات اہم تصانیف ہیں۔ تحقیقات اسلامیات میں اردو زبان میں علومِ اسلامیہ، عربی، مشرقی زبانوں، سمیت ادبیات، سماجیات وغیرہ میں پاک وہند کی ۱۰۰ جامعات کے آٹھ ہزار سے زائد مقالات کا اندراج کیا گیا ہے۔ اس فہرست کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں ان مقالات کی برخط یعنی آن لائن رسائی کا پتا بھی درج کیا گیا ہے۔(۳۴)

ماحصل اور ہاشمی صاحب کے لیے حرفِ سپاس

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی تالیف جامعات میں اردو تحقیق ایک ایسی کاوش ہے جس کی اہمیت سے انکار

ممکن ہی نہیں۔ اس کتاب نے جہاں ہمیں اردو تحقیق کی صورت حال، سمت اور رفتار سے آگاہ کیا ہے وہاں بہت سے سوالات سامنے لا کر سوچنے پر مجبور بھی کیا ہے۔ مثلاً یہ کہ ہم نے آج تک کن موضوعات پر کام کیا ہے؟ کن موضوعات پر تکرار ہوتی رہی ہے؟ کون سے موضوعات اہم ہیں؟ کس جامعہ، کس استاد یا مقالہ نگار نے اچھے کام کیے یا کروائے۔ کن کن موضوعات پر مزید کام کی گنجائش ہے؟ ہمیں اردو تحقیق کو کس طرف لے کر جانا ہے؟ ہم نے اردو تحقیق کو آج تک کیا کچھ دیا ہے؟ ہماری تحقیق کا معیار کس مقام پر ہے؟ ہم اردو تحقیق کو کس طرح جدید تحقیق کے معیارات کے مطابق کر سکتے ہیں؟ اور کس طرح آگے لے جا سکتے ہیں؟ کون سے موضوعات اور پہلو ایسے ہیں جن پر ابھی کام کی گنجائش ہے؟ ہندوستان اور پاکستان میں تحقیق کا معیار کیا ہے؟ کن جامعات میں کام زیادہ بہتر ہوا ہے؟ کس کس جامعہ کے موضوعات کی تخصیص کیا ہے؟ یہ وہ سوالات ہیں جو اس فہرست کے مطالعے کے بعد قاری کے ذہن میں جنم لیتے ہیں۔

یہ فہرست آج سے کوئی گیارہ سال پیشتر شائع ہوئی تھی۔ اس کی اشاعت کا ایک مقصد خود احتسابی بھی تھا۔ ہر یونی ورسٹی کو اپنے ماضی کا جائزہ بھی لینا تھا اور مستقبل کی راہ بھی تلاشنی تھی۔ تحقیق کا معیار بھی بہتر بنانا تھا اور موضوعات کی یکسانیت سے بھی گریز کرنا تھا۔ تحقیق کی نئی جہتوں کو تلاشنا بھی تھا اور فرسودہ اور از کار رفتہ تحقیقی موضوعات سے بھی جان چھڑانی تھی۔ اب قائین کو خود یہ فیصلہ کرنا ہے کہ کیا ہم یہ سب کچھ پا چکے ہیں اور اگر نہیں پا چکے تو اب ہمیں کرنا کیا ہے۔

ہائر ایجوکیشن کمیشن نے تحقیق کو بہتر بنانے اور سرقے سے بچنے کے لیے مقالات کو چھپانے کی بجائے برخط یعنی آن لائن مشتہر کر دیا تھا تا کہ مقالہ نگاروں کو بھی ان سے استفادے کا موقع ملے اور محققین بھی یہ دیکھ سکیں کہ کن کن موضوعات پر کس کس طرح کا کام ہو چکا ہے اور تحقیق کی بہتری کے لیے کمیشن کو بھی اپنی سفارشات سے آگاہ کر سکیں۔ ہندوستان میں بھی سندی تحقیقی مقالات کو آن لائن کر دیا گیا ہے۔ اس طرح ماضی کی تحقیقات سے بھی استفادہ کیا جا رہا ہے اور سرقہ کرنے والوں کی گرفت بھی آسان ہوگئی ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ سندی تحقیقات کا معیار متعین کرنے اور آئندہ کی تحقیق کا معیار بہتر بنانے کے لیے مقتدر ادارے مؤثر احتساب کا عمل شروع کریں تا کہ جن لوگوں نے سرقہ کیا ہے، ان کو سزا دی جا سکے اور آئندہ اس سے بچا بھی جا سکے۔

ہاشمی صاحب کے اس کام میں اگر چند ایک معمولی خامیاں راہ پا گئی ہیں تو اس سے کئی گنا زیادہ خوبیاں بھی موجود ہیں۔ ان خوبیوں نے اس فہرست میں موجود خامیوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ اتنے بڑے اور پھیلے ہوئے کام میں اگر چند خامیاں رہ بھی جاتی ہیں تب بھی اس کام کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ اگر تحقیق کی طرف اٹھا ہوا قدم کسی مقام پر غلط بھی پڑ جائے تو اسے بھی مستحسن سمجھا جانا چاہیے، کیوں کہ خطا اور بھول چوک بشری تقاضے ہیں۔ غلطی ہمیشہ کام کرنے والے سے ہوتی ہے جو کام ہی نہ کرے وہ غلطی کیسے کر سکتا ہے۔ لہٰذا کام کر کے غلطی کرنا کام نہ کر کے غلطی نہ کرنے سے بہتر

ہے۔ اس تحریر کا مقصد محترم جناب رفیع الدین ہاشمی صاحب کو خراجِ تحسین پیش کرنا بھی ہے اور اُن کی مدد کے خیال سے ان کی مرتبہ فہرست کو بہتر بنانے کا جذبہ بھی اس کا ایک محرک ہے۔

ہاشمی صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے اردو کی سندی تحقیق کے موضوعات کو مجتمع و منضبط کیا۔ یہ ایک تاریخی کارنامہ ہے۔ آج اس کام کو شائع ہوئے کم و بیش گیارہ سال کا عرصہ بیت چکا ہے۔ اس عرصے میں اس کام کی اہمیت میں اضافہ ہی ہوا ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اس سے کثیر تعداد میں تحقیق کے طلبہ و طالبات کے علاوہ اساتذہ اور محققین نے بھی بھرپور استفادہ کیا ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اس فہرست میں موجود نقائص کو دور کر کے اور پچھلے دس گیارہ سالوں میں جن نئے موضوعات پر کام کا آغاز ہوا یا مکمل ہوئے، انھیں اس فہرست میں شامل کیا جائے اور جو موضوعات کام کے پھیلاؤ یا مواد کی عدم دستیابی کی بنا پر یا وقت کی کمی کی بنا پر فہرست میں شامل ہونے سے رہ گئے تھے، انھیں بھی اس فہرست میں شامل کر کے شائع اسے از سرِ نو کیا جائے تا کہ اردو تحقیق کی پچھلی ایک دہائی کی سمت اور رفتار کا پتا بھی چل سکے اور مستقبل کی تحقیق کا لائحۂ عمل بھی تشکیل دیا جا سکے۔

حواشی

(معروضہ: مقالے میں حوالہ جات کی بہتات سے گریز کرنے اور قارئین کی سہولت کی خاطر کثیر تعداد میں حوالے متن کے اندر ہی درج کر دیے گئے ہیں۔ مقالے میں ہماری زبان نئی دہلی کے جن شماروں کے حوالے حواشی میں درج نہیں متن میں ان کے حوالے دیے گئے ہیں۔ ان میں ۸/مئی ۱۹۷۹ء، ۱۵/مئی ۱۹۷۹ء، ۱۵/جون ۱۹۷۹ء، ۲۲/جون ۱۹۷۹ء، ۲۲/جولائی ۱۹۷۹ء، ۲۲/اگست ۱۹۷۹ء، اور ۸/ستمبر ۱۹۷۹ء شامل ہیں)

۱۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی اقبال شناسی: ایک تحقیقی مطالعہ، غیر مطبوعہ مقالہ برائے پی ایچ ڈی، مقالہ نگار ظہور احمد مخدومی، (سری نگر: اقبال انسٹی ٹیوٹ، کشمیر یونی ورسٹی، ۲۰۰۷ء)۔

۲۔ دیکھیے: (i) یونی ورسٹیوں میں اردو تحقیق، ڈاکٹر سید معین الرحمٰن، (لاہور: یونیورسل بکس، جنوری ۱۹۷۹ء)

(ii) جامعاتی تحقیق، ڈاکٹر سہیل عباس خان، (ملتان: شعبۂ اردو بہاء الدین زکریا یونی ورسٹی، دسمبر ۲۰۰۶ء)

(iii) ہماری زبان، نئی دہلی، ۸/مئی ۱۹۹۷ء، ۱۵/جون ۱۹۷۹ء، ۲۲/جون ۱۹۷۹ء

۳۔ رفیع الدین ہاشمی، جامعات میں اردو تحقیق، (اسلام آباد: ہائر ایجوکیشن کمیشن، ۲۰۰۸ء)، ص xvii

۴۔ ایضاً، ص xviii-xvii

۵۔ ایضاً، ص xxix۔xxx

۶۔ ایضاً، ص xxxi۔xxxii

۷۔ ایضاً، ص xxxii

۸۔ دیوان یکرو، مرتبہ شمیم احمد، (مظفر پور: ادارۂ اردو ۱۹۷۸ء)۔

۹۔ دیکھیے: افتتاحی خطبہ، پروفیسر محمد حسن، بہ تقریب کل ہند سیمینار ''داتا دیال، مہرشی، شِیو بَرت لال ورمن، ۱۹۔۱۸/اگست ۱۹۹۱ء، زیرِ اہتمام شعبۂ اردو،

علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ، س۔ن

۱۰۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: جامعات میں اردو، ص۱۔۳، ۵۔۱۲، ۱۴۔۲۳، ۲۶۔۲۹، ۴۷، ۴۹۔۵۲، ۵۴، ۵۶، ۵۹،۔۶۵، ۶۷، ۶۸، ۷۴۔۷۹، ۸۴۔۸۷، ۸۹، ۹۱، ۹۵،

۱۱۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: جامعات میں اردو، ص۵، ۷، ۱۲، ۵۶، ۶۶، ۷۵، ۷۷، ۷۹، ۸۷، ۹۵، ۱۴۶، ۱۷۰

۱۲۔ دیکھیے: نمبر شمار: ۳۳۳۵، ۳۲۴۳، ۳۳۵۲، ۳۹۶۲

۱۳۔ دیکھیے: نمبر شمار، ۶۴۷، ۶۴۸، ۲۵۸۶، ۳۳۵۷، ۱۷۴، ۷۰

۱۴۔ خوش معرکہ زیبا، مرتبہ شمیم انہونوی کے متعلق ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی صاحب کا بیان ملاحظہ فرمائیے: ''اردو کے تحقیقی سرمایے کا معتد بہ حصہ ان امتحانی تحقیقی مقالات پر محیط ہے جو برعظیم کی مختلف جامعات میں پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری کے لیے لکھے اور پیش کیے گئے مگر یہ ایک افسوس ناک حقیقت ہے کہ ان میں سے بیش تر غیر معیاری ہیں۔ چوں کہ مقصود محض ڈگری کا حصول تھا، اس لیے ایسے مقالات میں تحقیق کے اصولوں اور اخلاقیات کو بری طرح پامال کیا گیا ہے۔ اتفاق سے اس وقت میرے سامنے شمیم انہونوی کا مرتبہ تذکرہ خوش معرکہ زیبا ہے جس پر مقالہ نگار کو لکھنؤ یونی ورسٹی نے پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری عطا کی۔ سعادت خاں ناصر کے اس تذکرے کے چار قلمی نسخے دستیاب ہیں جو لکھنؤ یونی ورسٹی، پٹنہ، علی گڑھ اور انجمن ترقیٔ اردو کراچی کے کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔ متذکرہ بالا تدوین، چار نسخوں کے باہمی موازنے کے بجاے صرف دو نسخوں کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ مرتب نے مخطوطۂ لکھنؤ کو اپنی تدوین کی بنیاد بنایا اور نسخۂ پٹنہ کے اختلافات حاشیے میں درج کر دیے۔ لیجیے، تذکرہ مدوّن ہو گیا اور یونی ورسٹی نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری بخش دی۔ رہے باقی دو نسخے تو علی گڑھ کے مخطوطے میں بہ قول مرتب: ''شعرا کی ترتیب، پٹنہ کے نسخے کے مطابق ہے لیکن نہ تو اس میں حواشی ہیں اور نہ ہی متن میں ان شعرا کا ذکر ملتا ہے، جو نسخۂ پٹنہ کے حواشی پر درج ہیں، اس لیے اس سے مقابلہ کرنا ضروری خیال نہیں کیا گیا۔'' ...اور جہاں تک چوتھے نسخے (انجمن) کا تعلق ہے، اس کے بارے میں مقالہ نگار کہتے ہیں کہ اس تک: ''راقم الحروف کی رسائی نہ ہو سکی، سنا ہے وہ پٹنے والے نسخے کی نقل ہے۔'' اب جہاں: ''سنا ہے کہ...'' کی بنیاد پر کاروبار تحقیق چلایا جائے وہاں نتیجہ معلوم! چار نسخوں میں سے دو کو دیکھے بغیر ہی چھوڑ دینا، سہل انگاری کی نہایت افسوس ناک مثال ہے۔(اردو میں ادبی تحقیق: ایک اجمالی جائزہ مشمولہ تفہیم وتجزیہ، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، لاہور: پنجاب یونی ورسٹی، ۱۹۹۹ء، ص ۶۱) اتنا طویل اقتباس اس لیے پیش کیا گیا ہے کہ یہ وضاحت کی جا سکے کہ ایسے مقالہ جات جن کا ہاشمی صاحب نے تفصیل سے مطالعہ کیا ہے ان موضوعات کا اندراج بھی درست نہ ہو سکا۔

۱۵۔ دیکھیے: معین الرحمٰن، یونی ورسٹیوں میں اردو تحقیق، (لاہور: یونیورسل بکس، ۱۹۷۹ء)، ص ۱۸۰

۱۶۔ دیکھیے: جامعات میں اردو تحقیق، نمبر شمار ۲۵۲۷، ص ۱۲۰

۱۷۔ دیکھیے: ایضاً، ص ۲۸

۱۸۔ اس کی تصدیق راقم الحروف نے نگرانِ مقالہ ڈاکٹر محمد ساجد خان سے کی تھی۔

۱۹۔ ان فہرستوں کا تذکرہ بطور مثال آیا ہے۔ ان فہرستوں میں شامل تمام موضوعات پر تین دہائیوں پیشتر ڈگری دی جا چکی ہوگی۔ زیرِ تکمیل موضوعات کا اندراج جامعات میں اردو تحقیق میں درج نہیں ہو سکا۔ مرتب کو چاہیے تھا کہ وہ ان موضوعات کا بھی اندراج کرتے خواہ اس کے ساتھ زیر تکمیل ۱۹۷۹ء ہی کیوں نہ درج کیا جاتا۔ اگر صرف زیرِ تکمیل بھی لکھ دیا جاتا، تب بھی مفید ہوتا۔

۲۰۔ دیکھیے: جامعات میں اردو تحقیق ص xxxv۔xxxvii

۲۱۔ دیکھیے: ہماری زبان نئی دہلی، ۱۵؍دسمبر ۱۹۸۷ء، ص ۵

۲۲۔ دیکھیے: ہماری زبان، نئی دہلی، یکم ستمبر ۱۹۶۶ء، ص ۲

۲۳۔ ہماری زبان، نئی دہلی، ۱۵ر فروری ۱۹۶۸ء، ص ۲
۲۴۔ ہماری زبان، نئی دہلی، ۱۵ر جنوری ۱۹۹۴ء، ص ۴
۲۵۔ ہماری زبان، نئی دہلی، ۱۵ر نومبر ۱۹۹۳ء، ص ۴
۲۶۔ دیکھیے: ہماری زبان نئی دہلی، یکم نومبر ۱۹۹۳ء، ص ۴
۲۷۔ ہماری زبان، نئی دہلی، یکم مارچ ۱۹۷۱ء، ص ۲
۲۸۔ ہماری زبان، نئی دہلی، ۱۵ر جنوری ۱۹۹۴ء، ص ۴
۲۹۔ دیکھیے: جامعات میں اردو تحقیق، ص ۱۲۷، ۱۵۲، ۱۷۳، ۱۶۸
۳۰۔ دیکھیے: جامعات میں اردو تحقیق، ص ۱۴۸، ۱۵۱
۳۱۔ دیکھیے: ایضاً، ص ۱۵۴، ۱۸۷، ۱۸۹، ۱۹۰
۳۲۔ ان محترمہ کو میں بذاتِ خود جانتا ہوں۔ یہ اس وقت ملتان کے ایک مقامی کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں اور مجھ سے ایم۔ فل میں ایک سال سینئر تھیں۔
۳۳۔ تفصیل کے لیے دیکھیے حوالہ نمبر ۲
۳۴۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (i) تحقیقاتِ اسلامیات، مرتبہ ڈاکٹر سعید الرحمٰن بن نور حبیب، (پشاور: العلم پبلی کیشنز، جون ۲۰۱۷ء)۔
(ii) شاہانہ مریم شان، ہندوستان کی یونی ورسٹیوں میں اردو تحقیق، (دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، ۲۰۰۸ء)۔

مآخذ

۱۔ بن نور حبیب، سعید الرحمٰن (مرتب)، تحقیقاتِ اسلامیات، پشاور: العلم پبلی کیشنز، جون ۲۰۱۷ء۔
۲۔ خان، سہیل عباس، جامعاتی تحقیق، ڈاکٹر سہیل عباس خان، ملتان: شعبۂ اردو بہاء الدین زکریا یونی ورسٹی، دسمبر ۲۰۰۶ء۔
۳۔ دیوان یکرو، مرتبہ شمیم احمد، مظفر پور: ادارۂ اردو ۱۹۷۸ء۔
۴۔ شان، شاہانہ مریم، ہندوستان کی یونی ورسٹیوں میں اردو تحقیق، دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، ۲۰۰۸ء
۵۔ محمد حسن افتتاحی خطبہ، بہ تقریب کل ہند سیمینار ''داتا دیال، مہرشی، شِیو برَت لال ورمن، ۱۹۔۱۸ر اگست ۱۹۹۱ء، زیرِ اہتمام شعبۂ اردو، علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ، س۔ن
۶۔ مخدومی، ظہور احمد، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی اقبال شناسی: ایک تحقیقی مطالعہ، (غیر مطبوعہ مقالہ برائے پی ایچ ڈی)، سری نگر: اقبال انسٹی ٹیوٹ، کشمیر یونی ورسٹی، ۲۰۰۷ء۔
۷۔ معین الرحمٰن، سیّد، یونی ورسٹیوں میں اردو تحقیق، لاہور: یونیورسل بکس، جنوری ۱۹۷۹ء۔
۸۔ ہاشمی، رفیع الدین، جامعات میں اردو تحقیق، اسلام آباد: ہائر ایجوکیشن کمیشن، ۲۰۰۸ء۔
۹۔ ــــــ، اردو میں ادبی تحقیق: ایک اجمالی جائزہ مشمولہ تفہیم وتجزیہ، لاہور: پنجاب یونی ورسٹی، ۱۹۹۹ء۔

رسائل وجرائد

۴۔ ہماری زبان، نئی دہلی، یکم ستمبر ۱۹۶۶ء
۵۔ ــــــ، ۱۵ر فروری ۱۹۶۸ء

۹۔ ______، یکم مارچ ۱۹۷۱ء

۱۔ ______، ۸رمئی ۱۹۷۹ء

۲۔ ______، ۱۵رجون ۱۹۷۹ء

۳۔ ______، ۲۲رجون ۱۹۷۹ء

۳۔ ______، ۱۵ردسمبر ۱۹۸۷ء

۸۔ ______، یکم نومبر ۱۹۹۳ء

۷۔ ______، ۱۵رنومبر ۱۹۹۳ء

۶۔ ______، ۱۵رجنوری ۱۹۹۴ء

۲۔ ______، ۸رمئی ۱۹۹۷ء